عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ ۔ شمارہ ۳۷

قادیانی رائل فیملی کا ایک عزیز یعنی
پیرز ہوٹل راولپنڈی کا مالک
جس کا بدکاری کا اڈہ چلانے
کے جرم میں منہ کالا کیا گیا۔

مشن عمرہ ختم نبوت

تبلیغ کا اعلان

رسالہ ختم نبوت آزاد کشمیر میں

قادیانیوں کی کمر توڑ دی

سنت رسول کی توہین کرنے والے بدبخت کا عبرتناک انجام

وی سی آر اور ٹی وی کی لعنت نے ایک گھر کا کباڑہ کر دیا

سچا واقعہ

معرکہ لاہور و قادیان

حضرت مولانا لدھیانوی مدظلہ کا ایک اہم مضمون

مشاعرہ ختم نبوت ——— نتیجہ کا اعلان

جیسا کہ ہم نے جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۱۵ میں مشاعرہ ختم نبوت کے انعامی مقابلہ کا اعلان کیا تھا اس انعامی مقابلہ میں بہت سے دوستوں نے شرکت کی اس سلسلے میں ہم نے کراچی کے مشہور شاعر محترم جناب مسلم غازی کو جج مقرر کیا تھا انہوں نے تمام نظموں کو غور سے دیکھ کر درج ذیل حضرات کے حق میں فیصلہ فرمایا:

اول :- حافظ حبیب الرحمٰن حبیب کلاچوی نقشبندی دوم :- نعیم الحق صبا ضیائی سوم :- تنویر پھول ایم اے

اِس شمارے میں اول، دوم اور سوم آنے والی نظمیں ذیل میں پیش ہیں۔

ادارہ ۔

نعت شریف

نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
نبیؐ کے عشق میں جاں سے گزرنا عین ایماں ہے
مسلمانو نجاتِ اُخروی گر چاہتے ہو تم
رسولِ پاک کے اسوہ پہ چلنا عین ایماں ہے
محمد مصطفٰےؐ پر ہی نبوت ختم ہے لوگو!
نظر اس حکمِ پیغمبرؐ پہ رکھنا عین ایماں ہے
کیا ہے ایک بھٹکے شخص نے دعوٰی نبوت کا
اسے ملعون اور کاذب سمجھنا عین ایماں ہے
کسی مسلم کو بھی پھنسنا نہیں ربوہ کے جنگل میں
کہ شیطانی و مکاری سے بچنا عین ایماں ہے
اُسی صورت کا اے مسلم تو صورت آشنا ہو جا!
نبیؐ کی صورت و سیرت میں ڈھلنا عین ایماں ہے
حبیب اپنے مقدر پر تو نازاں کیوں نہیں ہوتا
نبیؐ کی یاد میں تیرا تڑپنا عین ایماں ہے

حافظ حبیب الرحمٰن کلاچوی نقشبندی

نعت شریف

نعیم الحق صبا ضیائی

خدا شاہد ہے عشقِ شاہِ بطحا عین ایماں ہے
اسی منزل میں جینا اور مرنا عین ایماں ہے
کتابِ حق پڑھوائے منکرینِ ذاتِ پیغمبرؐ
تمہیں معلوم ہو "یٰسین و طٰہٰ" عین ایماں ہے
وہ فخرِ یوسف و عیسٰی نبوت ختم ہے جس پر
وہی محسنِ یقیں، روحِ تمنا عین ایماں ہے
وہی ہے باریابِ حق ہوا ہے دل سے جو اُن کا
یقیناً اتباعِ شاہِ والا عین ایماں ہے
سکونِ مستقل پاؤں جو دیکھوں روضۂ اطہر
فراقِ دید میں ہر دم تڑپنا عین ایماں ہے
میرے سرکارؐ کی مدحت خدا کرتا ہے قرآں میں
صباؔ مدحِ نبیؐ میں شعر کہنا عین ایماں ہے

سوم آنے والی نعت صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوة
رجسٹرڈ
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۶ فروری تا ۳ مارچ ۱۹۸۸ء مطابق ۸ تا ۱۴ رجب ۱۴۰۸ھ | شمارہ نمبر ۳۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ: -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ "
ایشیا — ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر/کوٹ — حافظ غلام مصطفیٰ فاتحی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نورالحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف مجاہد • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
نائیجیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف مظاہری
بارباڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

زمانہ بدلنے کی حقیقت

لوگ کہتے ہیں زمانہ بدل گیا، تم بھی بدل جاؤ بھائی ہم سے تو اب بدلا نہیں جاتا نہیں اختیار ہے کسی نے کہا ہے

؎ زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

لیکن ہم تو یہ کہتے ہیں۔

؎ زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ مساز

اور زمانہ کیا بدلتا اگر درحقیقت دیکھا جائے تو زمانہ ہمارا تابع ہے ہم ہی تو زمانہ کو بدلتے ہیں، زمانہ بیچارہ کیا بدلے گا جب ہم اپنے آپ کو بدل دیتے ہیں تب ہی تو زمانہ بدلتا ہے۔ زمانہ ہم سے علیحدہ کوئی چیز تھوڑا ہی ہے تو جب زمانہ کو ہم خود بدل سکتے ہیں تو ہم اس کو محفوظ بھی رکھ سکتے ہیں۔ یہ اکبر حسین جج کا نکتہ ہے۔ بڑی اچھی بات ہے کہتے تھے کہ لوگ زمانہ کی برائی کرتے ہیں، کہ بھائی کیا کریں زمانہ ہی بدل گیا حالانکہ زمانہ کیا آپ سے آپ بدل جاتا ہے؟ ارے تم خود بدلے ہو تو زمانہ بدلا ہے جب تم سب بدل گئے تو یہی زمانہ کا بدلنا ہو گیا زمانہ کوئی مستقل چیز تھوڑا ہی ہے۔ زمانہ تم خود ہو۔ واقعی سچ کہا ہے زمانہ کی حقیقت تو ہم خود ہی ہیں، ہم اگر نہ بدلیں، زمانہ بھی نہ بدلے کیا اچھی بات کہی بڑا حکیمانہ دماغ تھا۔

(ملفوظات حکیم الامت حضرت تھانویؒ)

احسان

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔

اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس والے پڑوسی اور دور والے پڑوسی اور دوستوں، رفیقوں اور مسافروں کے ساتھ اور جو تمہارے ماتحت ہوں ان کے ساتھ بھی سلوک کرو۔

مساوات

حضرت معرور بن سویدؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوذرؓ کو دیکھا کہ جس طرح کا لباس آپ پہنے ہیں ویسا ہی ان کا غلام بھی پہنے ہے میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کو گالیاں دیں یعنی ماں کی گالی دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذرؓ تم نے اس کی ماں کو عیب لگایا تم میں ابھی جاہلیت کی بو باقی ہے، یہ تمہارے بھائی ہیں تمہارے خدمت گار، اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے تحت کر دیا ہے جب تمہارے بھائی تمہارے دست نگر ہو جائیں تو تم کو چاہیے کہ جو تم کھاؤ وہی کھلاؤ اور جو پہنو وہی پہناؤ، ان کو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان کی طاقت سے باہر ہو، اگر تم ان پر ایسا بوجھ رکھو تو پھر ان کی مدد بھی کرو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا خادم کھانا لے کر آئے تو تم اس کو بھی اپنے ساتھ بٹھالو اور اگر اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ تو پھر ایک لقمہ یا دو لقمہ دے دو اس لئے کہ اس نے پکانے کا تکان اور آگ کی گرمی سہی ہے۔ (بخاری)

وزیراعظم کا تازہ دعویٰ اور اس کی حقیقت !

وزیراعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو نے پنجاب اسمبلی کی گولڈن جوبلی سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

"مسلم لیگ سے بڑا نظام مصطفیٰ کا علمبردار کوئی نہیں ہو سکتا۔ موجودہ حکومت تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کے لیے قابل قبول اسلامی نظام نافذ کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔" (جنگ کراچی ۳ فروری ۱۹۸۸ء)

جنگ لاہور نے یہ سرخی لگائی ہے، "منتخب نمائندوں سے بڑا اسلام کا علمبردار کوئی نہیں، وہی اسے نافذ کریں گے۔" (۳ فروری ۱۹۸۸ء)

جناب وزیراعظم کی یہ تقریر محض جوش خطابت کا مظہر ہی کہی جا سکتی ہے کیونکہ حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔

ہم جناب وزیراعظم کے اس دعوے کی روشنی میں کہ "پاکستان میں مسلم لیگ سے بڑا نظام مصطفیٰ کا علمبردار کوئی نہیں۔" ملک کی اندرونی بگڑتی ہوئی صورت حال کے پس منظر میں دیکھیں تو ہمیں یہ دعویٰ کھوکھلا نظر آتا ہے۔ اس لیے کہ جرائم میں خوفناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ کسی کی جان مال عزت و آبرو محفوظ نہیں۔ بظاہر ان جرائم کو روکنے کے لیے جرائم پر پھانسی بھی دی جانے لگی ہے لیکن بات وہیں کی وہیں ہے۔ سچ اگرچہ کڑوا ہوتا ہے جو حکمرانوں کی طبع نازک پر ہمیشہ گراں گزرتا ہے لیکن جب بات سامنے آئی ہے تو ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ جناب وزیراعظم صاحب جس مسلم لیگ کو نظام مصطفیٰ کا بڑا ٹھیکیدار قرار دے رہے ہیں، جرائم میں اضافہ اسی کے دور میں ہوا ہے۔ کیوں ہوا؟ اس لیے کہ بڑے بڑے پیشہ ور مجرموں کو مسلم لیگ نے اپنی آغوش میں لیا ہوا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران اکثر اپنے علاقے کے جاگیردار اور سردار ہیں، اگرچہ وہ سارے ایک جیسے نہیں، ان میں اچھے اور غریب پرور بھی ہیں لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان میں سے بعض اپنی سرداری کے زعم میں غریبوں پر ظلم کرتے ہیں، غریب مار کھاتا ہے تو اسے رونے بھی نہیں دیتے، انہوں نے ایسے جرائم پیشہ افراد پالے ہوئے ہیں جو عوام کو مرعوب کرنے کے لیے اجتماعی صورت میں اسلحے کو سر عام گھومتے ہیں لیکن قانون ان کو روکنے سے اس لیے عاجز ہے کہ وہ ایم این اے صاحب کے پالتو ہیں چونکہ ان کا مسلم لیگ ہی سے تعلق ہے تو ایسے میں کون یقین کر سکتا ہے کہ مسلم لیگ نظام مصطفیٰ کی سب سے بڑی علمبردار ہے۔ ممکن ہے وزیراعظم صاحب بذات خود نظام مصطفیٰ سے دلچسپی رکھتے ہوں لیکن ان کے کارندوں کے کرتوت دیکھ کر کوئی شخص بھی مسلم لیگ کو نظام مصطفیٰ کا علمبردار قرار نہیں دے سکتا۔ اگر جناب وزیراعظم واقعی مخلص ہیں تو پھر انہیں سب سے پہلے اپنی جماعت کی تطہیر کرنا ہوگی، ورنہ تو سابقہ اور موجودہ حکمرانوں میں چہروں کا فرق تو ہو سکتا ہے عادتوں کا نہیں۔

یہ تو موجودہ مسلم لیگ کی بات تھی جب ہم اس کا ماضی دیکھتے ہیں تو وہ بھی انتہائی داغدار بلکہ شرمناک ہے، پاکستان پر صدر ایوب مرحوم اور یحییٰ خان تک مسلم لیگ ہی کی حکومت رہی ہے۔ اس کے بعد گو یہ مسلم لیگ کا نہیں تھا تاہم حکومت کرنے والے لیگی ہی تھے، اس لیے جب ہم ملک میں ہونے والے سابقہ بگاڑ، انتشار اور بدانتظامی کو دیکھتے ہیں تو اس کی ذمہ داری بالواسطہ یا بلاواسطہ مسلم لیگ ہی پر عائد ہوتی ہے۔

اگر سابقہ مسلم لیگی حکمران حصول زر اور کرسی کی جنگ کی بجائے شروع دن سے ہی اسلام کے نفاذ کی کوشش کرتے تو آج اس ملک کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ لیگی حکمرانوں کی سب سے بڑی غلطی جسے درگزر نہیں کیا جا سکتا یہ تھی کہ قیام پاکستان کے ساتھ ہی بے دین، ملحد اور قادیانی زندیقوں کو ملک کے کلیدی اور حساس عہدوں پر فائز کر دیا۔ وزارت خارجہ جس کا تعلق پوری دنیا سے ہوتا ہے اس کا قلمدان ایک متعصب قسم کے قادیانی ظفر اللہ کو سونپا گیا جس نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کو نہ صرف مشکوک بنا دیا، بلکہ پوری دنیا کے سفارت خانوں میں قادیانیوں کو بھرتی کیا جنہوں نے یہ تاثر عام کر دیا کہ پاکستان کے سیاہ و سفید کا مالک قادیانی پیشوا آنجہانی مرزا محمود اور قادیانی جماعت ہے۔

فلسطینی مسئلہ پر پاکستان کے عوام ہمیشہ عربوں کے ساتھ رہے ہیں چوہدری ظفر اللہ نے جب جنرل اسمبلی میں حکومت پاکستان کی پالیسی کے مطابق فلسطینیوں کے حق میں تقریر کی تو اسے عرب ممالک نے بہت پسند کیا اور مبارکباد دی جس پر اس نے کہا مجھے مبارکباد نہ دیجئے۔ میرے قائد مرزا محمود کو مبارکباد بھیجو کیونکہ ان کی ہدایت پر میں نے ایسا کیا

باقی صفحہ ۳ پر

صلہ رحمی

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ باپ کیساتھ حسن سلوک کا اعلیٰ درجہ ہے کہ اس کے چلے جانے کے بعد اس کے ساتھ تعلقات رکھنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔“

ف: چلے جانے سے مراد عارضی چلا جانا بھی ہوسکتا ہے۔ اور یہ درجہ بڑھا ہوا اس لیے ہے کہ زندگی میں تو اس کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک میں اپنے ذاتی اغراض کا شائبہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کے ساتھ تعلق کی قوت اور اچھا سلوک ان اغراض کے پورا ہونے میں معین ہوگا جو والد سے وابستہ ہیں، لیکن باپ کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ سلوک اور احسان کرنا اپنے ذاتی اغراض سے بالاتر ہوتا ہے۔ اس میں باپ ہی کا احترام خالص رہ جاتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے، ابن دینارؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ مکہ کے راستہ میں تشریف لے جارہے تھے راستہ میں ایک بدو جاتا ہوا نظر پڑگیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس کو اپنی سواری دے دی اور اپنے سر مبارک سے عمامہ اتار کر اس کی نظر کردیا۔ ابن دینارؒ نے عرض کیا کہ حضرت یہ شخص اس سے کم درجہ احسان پر بھی بہت خوش ہوجاتا، آپ نے عمامہ بھی دیا اور سواری بھی، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اس کا باپ میرے باپ کے دوستوں میں تھا اور میں نے حضورؐ سے یہ سنا کہ بہترین صلہ آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں پر احسان کرنا ہے۔

حضرت ابوبردہؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو حضرت ابن عمرؓ مجھ سے ملنے تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں کیوں آیا، میں نے حضورؐ سے سنا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرے اسکو چاہیے کہ اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور میرے باپ عمرؓ میں اور تمہارے والد میں دوستی تھی اس لیے آیا ہوں (ترغیب) کہ دوست کی اولاد بھی دوست ہی ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت ابواُسَید مالک بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے قبیلہ بنو سلمہ کے ایک صاحب حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین کے انتقال کے بعد ان کے حسن سلوک کا کوئی درجہ باقی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں بالکل ان کے لیے دعائیں کرنا، ان کی مغفرت کی دعا مانگنا، ان کے عہد کو جو کسی سے کر رکھا ہو پورا کرنا اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ان کے دوستوں کا اکرام کرنا (مشکوٰۃ بروایت ابوداؤد) ایک اور حدیث میں اسی قصہ کے بعد ہے اس شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ یہ کیسی بہترین اور بڑھیا بات ہے، حضورؐ نے فرمایا تو پھر اس پر عمل کرو (ترغیب)

”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک مرجائے اور وہ شخص ان کی نافرمانی کرنے والا ہو، تو اگر وہ ان کے لیے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتا رہے، اس کے علاوہ ان کے لیے اور دعائیں کرتا رہے تو وہ شخص فرمانبرداروں میں شمار ہوجائے گا۔“

ف:۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کس قدر انعام و احسان اور لطف و کرم ہے کہ والدین کی زندگی میں بسا اوقات ناگوار امور پیش آجانے سے دلوں میں میل آجاتا ہے لیکن جتنا بھی رنج ہوجائے والدین ایسی چیز نہیں جن کے مرنے کے بعد بھی دلوں میں رنج رہے، ان کے احسانات یاد آئیں اور آدمی بیتاب نہ ہوجائے۔ لیکن اب وہ مرگئے اب کیا تلافی ہوسکتی ہے۔ اللہ جل شانہ نے اپنے فضل سے اس کا دروازہ بھی کھول دیا کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے لیے دعائیں کرے، ان کی مغفرت کو اللہ سے مانگتا رہے، ان کیلئے ایصال ثواب جانی اور مالی کرتا رہے کہ یہ ان کی زندگی کے زمانہ میں جو ان کے حقوق ضائع ہوئے ہیں اس کی تلافی کردے گا اور بجائے نافرمانوں میں شمار ہونے کے فرمانبرداروں میں شمار ہوجائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ ہاتھ سے وقت نکل جانے کے بعد بھی اس کا راستہ کھول دیا، کس قدر بے غیرتی اور دلی قساوت ہوگی، اگر اس موقع کو بھی ہاتھ سے کھو دیا جائے ایسا کون ہوگا جس سے ہمیشہ والدین کی رضا ہی کے کام ہوتے رہے ہوں اور ادائے حقوق میں کوتاہی تو کچھ نہ کچھ ہوتی ہی ہے اگر اپنا معمول اور کوئی ضابطہ ایسا مقرر کرلیا جائے جس سے ان کو ثواب پہنچتا رہے تو کس قدر اعلیٰ چیز حاصل ہوسکتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے والدین کیطرف سے حج کرے تو یہ ان کی طرف سے حج بدل ہوسکتا ہے۔ ان کی روح کو آسمان میں اس کی خوشخبری دی جاتی ہے اور یہ شخص اللہ کے نزدیک فرمانبرداروں میں شمار ہوتا ہے، اگرچہ پہلے سے نافرمان ہو ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے والدین میں سے کسی کی طرف سے حج کرے تو ان کے لیے ایک حج کا ثواب ہوتا ہے اور حج کرنے والے کے لیے نو حجوں کا ثواب ہوتا ہے۔ (رحمۃ المہداۃ)

علامہ عینیؒ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

الحمد للہ رب العالمین رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریآء فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم ہ للہ الحمد رب السمٰوٰت ورب الارض رب العالمین ہ ولہ العظمۃ فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم ہ ھو الملک رب السمٰوٰت ورب الارض ورب العالمین ہ ولہ النور

باقی صفحہ ۳۰ پر

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

ایک سلسلہ وار مضمون

مولانا احمد سعید دہلوی رح

امام احمدؒ، ابوداؤدؒ، ترمذی اور حاکمؒ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہت جلد میری امت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ ان میں سوائے ایک کے باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔"

صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ دوزخ میں جائیں گے وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر چلیں گے وہی جنت میں جائیں گے۔

اس روایت میں آپؐ نے جو پیش گوئی فرمائی ہے وہ پوری ہو گئی۔ خلفائے راشدین کے بعد لوگوں میں عقیدوں کے اعتبار سے بہت اختلاف ہوا، اور اس کے نتیجہ میں روافض خوارج معتزلہ قادیانی جبریہ وغیرہ اپنے فرقے پیدا ہو گئے کہ تہتر تک گنتی پہنچ گئی۔ اور ان میں ایک ہی جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے طریقہ پر چلتی ہے۔ ان فرقوں کا نام اور تفصیل ان کتابوں میں ہے جو تفصیل مذاہب کے لئے لکھی گئی ہیں۔ (مثلاً الملل والنحل اور تلبیس ابلیس وغیرہ)

مختلف واقعات سے متعلق پیش گوئیاں

بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "قیامت کے آنے سے پہلے حجاز سے اتنی تیز آگ نکلے گی اور اس کی روشنی اتنی تیز ہوگی کہ شام کے اونٹ اس کی روشنی میں راستہ چلیں گے۔ یہ پیش گوئی بھی صادق آگئی، خلفائے عباسیہ کے آخری زمانہ میں ۳ر جمادی الاخریٰ ۶۵۴ھ کو جمعہ کے دن بعد عشاء مدینہ طیبہ کے قریب سے وہ آگ نکلی، وہ آگ اتنی بڑی تھی کہ ایک بڑا شہر معلوم ہوتی تھی، جس میں قلعہ، برج اور کنگرہ بھی ظاہر ہو رہا تھا، یہ آگ ۱۲ر میل لمبی، ۴ر میل چوڑی اور ڈیڑھ آدمی کے قد کے برابر اونچی تھی، دریا کی طرح موج مار کر سیلاب کی طرح چلتی تھی اور بجلی کی کڑک کی طرح کڑکتی تھی۔ اس میں یہ عجیب بات تھی کہ پتھروں کو جلا دیتی تھی اور پہاڑوں کو پگھلا کر رانگ کی طرح بہا دیتی، لیکن درختوں پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا تھا۔ اس کی روشنی کا یہ حال تھا کہ مدینہ والے رات میں دن کی طرح کام کاج کرتے تھے اس کی روشنی مکہ، بصرہ اور تیما تک لوگوں نے دیکھی۔

علامہ قسطلانیؒ اس زمانہ میں موجود تھے انہوں نے اس آگ پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ آگ ۳ر جمادی الاخریٰ سے شروع ہو کر ۲۷ر رجب یعنی ۵۴ روز تک باقی رہی، سید سمہودیؒ نے کتاب الوفا باخبار دار المصطفیٰؐ میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے "جذب القلوب" اور ترجمہ مشکوٰۃ میں اس کے حالات بیان کئے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی واقعہ سے سینکڑوں سال قبل کی کتاب صحیح بخاری و مسلم میں بیان ہوئی ہے اور اتنی یقینی ثابت ہوئی کہ کسی کو انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی، کیونکہ یہ پیش گوئی چھ سو سال کے بعد لوگوں نے اپنی آنکھوں سے پوری ہوتے دیکھی ہے، درود نازل ہو اس سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر۔

ابوداؤد میں حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دریائے دجلہ کے قریب مسلمانوں کا ایک بڑا شہر ہوگا، دجلہ پر ایک بڑا پل ہوگا، آخری زمانہ میں چوڑے چوڑے چہرے اور چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے ترک حملہ کریں گے، اور نہر کے کنارے پڑاؤ ڈالیں گے مسلمانوں کی آبادی تین حصوں میں بٹ جائے گی، ایک گروہ اپنا سامان بیلوں پر لاد کر شہر سے بھاگ جائے گا، دوسرا گروہ ترکوں کی پناہ میں آکر خود کو ان کے حوالہ کر دے گا، یہ دونوں گروہ ہلاک ہو جائیں گے، تیسرا گروہ اپنی آل اولاد کو شہر میں رکھ کر خود آگے بڑھے گا اور ان ترک کافروں سے لڑائی لڑے گا، یہ گروہ شہادت کا درجہ پائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی بھی حرف بحرف پوری ہوئی۔ چنانچہ خلیفہ معتصم باللہ عباسی کے زمانہ خلافت میں تاتاری ترکوں نے مسلمانوں کے آباد شہر بغداد پر چڑھائی کی، بغداد میں دریائے دجلہ ہے اور اس پر ایک پل بھی اس زمانہ میں تھا، ترکوں نے شہر کو گھیر لیا، مسلمانوں میں سے کچھ لوگ اپنے بال بچوں کو لے کر بھاگ نکلے مگر وہ بچ نہ سکے اور ترکوں نے ان کو قتل کر دیا اور کچھ لوگوں نے ترک بادشاہ سے امن چاہی، انہی میں معتصم باللہ اور اکثر شہر کے بڑے لوگ تھے انہوں نے ترکوں کی فرمانبرداری کا وعدہ مگر ان کو بھی ترکوں نے ہلاک کر دیا۔

تیسرا گروہ ان لوگوں کا تھا جنہوں نے بہادری کیا تھ کافروں سے جہاد کیا، اللہ نے اس گروہ کو شہادت عطا فرمائی، پہلے دو گروہ دنیا و آخرت میں ناکام ہوئے کیونکہ جان بھی گئی اور آخرت میں شہادت کا درجہ بھی نہیں ملا۔ تیسرے گروہ نے دنیا میں بھی بہادری کی نیک نامی پائی اور آخرت بھی شہادت سے سنور گئی۔

یہ پیش گوئی جس کتاب میں ہے یعنی ابوداؤد میں وہ اس واقعہ سے چار سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ہے۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر ہوتی ہے

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت زید ابن ارقم رضؓ سے روایت کی ہے کہ زید بن ارقمؓ بیمار ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے اور آپؐ نے

باقی صفحہ ۳۰ پر

شوہر کے خلاف بیوی کو بھڑکانا گناہ کبیرہ ہے

شیخ احمد بن محمد القاضی … قطر

(۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ: ہمارے دین اور ہماری ملت کاملہ سے اس شخص کا کوئی تعلق نہیں جو امانت کی قسم کھائے، یا جس نے کسی شخص کی بیوی کو اس کے شوہر کے خلاف اکسایا، یا غلام کو آقا کے خلاف اکسایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اس روایت کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کیساتھ نقل کیا، الفاظ انہیں کے ہیں، نیز بزار نے اس کو روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں ذکر کیا۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:۔

ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے اس کے شوہر کے خلاف اسے دھوکہ دیا، یا اس کے آقا کے خلاف اسے بہکایا۔

اس روایت کو ابوداؤد نے نقل کیا، اور یہ انہیں کے الفاظ ہیں، نیز نسائی اور ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں بیان کیا، ان کے الفاظ اس طرح کے ہیں:۔

ترجمہ: جس نے کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف اکسایا وہ ہم میں سے نہیں، اور جس نے کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بگاڑا وہ ہم میں سے نہیں۔

اس روایت کو طبرانی نے صغیر اور اوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق نقل کیا نیز ابویعلیٰ اور طبرانی نے اس کو اوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ابویعلیٰ کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:۔

ترجمہ: یقیناً ابلیس اپنا عرش پانی پر بچھاتا ہے پھر اپنے لشکروں کو (ادھر اُدھر) بھیجتا ہے اور جو سب سے زیادہ فتنہ انگیز ہوتا ہے، وہی اس کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہوتا ہے۔ پھر ہر (لشکری) حاضر ہوتا اور کہتا ہے، میں نے یہ کیا اور یہ کیا، وہ کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا، پھر ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے (میاں بیوی کو) اس وقت تک نہ چھوڑا تاوقتیکہ ان میں جدائی نہ کرادی، چنانچہ وہ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے ہاں (مقرب) تو تو ہی ہے۔

اس روایت کو مسلم وغیرہ نے نقل کیا۔

بیوی کو میاں کے خلاف اکسانا اور میاں کو بیوی کے خلاف اکسانا دونوں گناہ کبیرہ ہیں۔ اس لئے کہ میاں بیوی میں سے کسی ایک کو اکسانا دوسرے کو اذیت پہنچانا ہے، اور مسلمانوں کو اذیت پہنچانا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو ان کے نا کردہ گناہ پر اذیت دیتے ہیں، وہ بہتان تراشی کرتے ہیں، اور کھلا ہوا گناہ (اپنے اوپر) لادتے ہیں۔

یعنی جو غیر اللہ کی قسمیں کھاتا ہو جیسے امانت کی قسم، نبی کی قسم، یا شرافت کی قسم وغیرہ، نیز اسی پر عطف کرتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: جس نے کسی شخص کی بیوی کو اس کے خلاف اکسایا۔

یعنی جس نے کسی کی بیوی کو ورغلایا، مثلاً دوسرے کسی مرد کو اس کے سامنے آراستہ کرکے پیش کیا، یا اپنے آپ کو اس کے سامنے آراستہ کیا، یا وعدہ وعید کے ذریعہ اس کو اکسایا، جھوٹی آرزوئیں اسے دلائیں تاکہ وہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرے، شوہر سے علیحدگی اختیار کرے، اس کی حکم عدولی کرے، اس پر بے جا الزام اور تہمت دھرے، کورٹ میں اس کے خلاف فریاد کرے، عوام میں اسے رسوا اور ذلیل کرے، یہاں تک کہ شوہر اس کے ساتھ رہائش سے مایوس ہو جائے اور طلاق دے کر اس سے علیحدگی اختیار کرے اور یہ حقیقت ہے کہ موجودہ تاریک دور میں جبکہ فسق و فجور کا دور دورہ ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی عام طور پر مخالفت کی جاتی ہے، یہ قبیح حرکت پوری شدت سے عام ہو چکی ہے، چنانچہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے اندر شرم و حیا اور ایمان نہیں، جو جہالت اور سرکشی میں حد سے آگے بڑھ چکے ہیں) ایسے افراد اپنی خوبصورتی یا اپنی دولت سے عورتوں کو رجھاتے ہیں اور شادی شدہ عورتوں یا ان کے رشتہ داروں سے کہتے ہیں کہ اگر فلاں تمہیں دس ہزار دیتا ہے تو میں تمہیں بیس بیس ہزار دیتا ہوں، لڑکی کے لئے ایک گھر بنا دیتا ہوں، یا سونے کے زیورات دیتا ہوں، یہ اور اس جیسے شیریں اور میٹھے وعدے کئے جاتے ہیں، اور بعض لڑکی پر اور کبھی لڑکی والوں پر ڈورے ڈالے جاتے ہیں طرح طرح کے جھوٹے خواب دکھائے جاتے ہیں، کبھی کسی خبیث دلال کو بھیج کر وسوسہ اندازی کی جاتی ہے اور اس قدر جھوٹے وعدے اور آرزوؤں کے شیش محل دکھائے جاتے ہیں، جن کی وجہ سے ان کے تعلقات آپس میں کشیدہ ہو جاتے ہیں اور پھر ان میں جدائی پیدا ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ اس بدترین عمل کے نتائج اور اثرات بے اندازہ اور بے شمار ہیں جن میں چند یہ ہیں:۔

طلاق واقع ہونا، اولاد کا ضیاع، طلاق دینے والے اور مطلقہ کے درمیان اولاد کی خاطر نئے سرے سے جھگڑا اور لڑائی کا پیدا ہونا۔

کیونکہ طلاق دینے والا اپنی اولاد کو اپنے پاس رکھنا چاہے گا، اور ماں انہیں اپنے پاس رکھنا چاہے گی۔ جبکہ بچے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور درمیان میں چڑ کر قربانی کا بکرا بنتے ہیں۔ اس جھگڑے اور لڑائی کی بھینٹ

چڑھ جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ان نتائج پر نظر رکھیں گے ان کے علاوہ عواقب ان کے ذہن میں ہوں گے، وہ کسی شک کے بغیر اس حقیقت کا اعتراف کریں گے کہ ایسا کرنے والا ظالم اور بڑا مجرم ہے، جس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا، آباد گھر کو برباد کیا اور بال بچے والے آدمی اور اس کے اہل و عیال پر ظلم کے پہاڑ توڑے، شوہر اور اس کے اعزہ کے درمیان نفرت اور لڑائی کے بیج بوئے، اور نہ ختم ہونے والا جھگڑا کھڑا کیا اور اگر یہ جھگڑا ابدی نہیں رہا، تب بھی ایک زمانہ تک اس کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور یہ سب اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی خلاف ورزی ہے اور اپنے نفس امارہ اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور چونکہ ان جرموں سے یہ مفاسد اور ان کے علاوہ بڑی بڑی خرابیاں وجود میں آتی ہیں، اس لئے کوئی عجیب بات نہیں کہ ابلیس اپنی ذریت کو اس کے لئے اُبھارتا ہے کہ وہ میاں بیوی کے درمیان اس قدر ریشہ دوانی کریں کہ ان میں آپس میں تفرقہ اور جدائی پیدا ہو جائے، ایسا کرنے والوں کو ابلیس شاباشی دے اور اسے گلے سے لگائے۔

اسی قسم کا گناہ اس شخص کو ملتا ہے جو کسی کی منگیتر یا اس کے رشتہ داروں کے پاس آتا ہے، اس پر ڈورے ڈالتا ہے، ورغلاتا ہے، طرح طرح کے وعدے اور میٹھی باتیں کرتا ہے۔ یہ جتاتا ہے کہ انہیں اتنا فائدہ ہوگا یہاں تک کہ وہ ان کی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس کی بعض دفعہ تو مان کر آئے ہوئے رشتہ کو ٹھکرا دیتے ہیں، کبھی پہلے رشتہ والے کچھ دے دلا جاتے ہیں تو اس کی باتوں میں آ کر وہ اسے واپس کر دیتے ہیں، حالانکہ یہ ظلم و زیادتی کرنا اور ایک مسلمان کو اذیت پہنچانا ہے، ایسے خاسروں کے سامنے ذیل کی چند احادیث ہم پیش کرتے ہیں۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ: تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے، نہ کسی بھائی کی منگنی پر منگنی کرے، جب تک کہ وہ اس کی اجازت نہ دے دے۔

اس روایت کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا، الفاظ مسلم کے ہیں۔

اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے کسی شخص نے کوئی چیز خرید لی، اس سے کہے کہ تم نے اس چیز کو دس کا خریدا، میں ایسی ہی چیز تمہیں نو یا آٹھ کی دیتا ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص اس چیز کو واپس کر دے گا اور پھر ان میں آپس میں لڑائی جھگڑا پیدا ہوگا، نیز ان کے مفاسد بھی مخفی نہیں، یونہی خرید پر خرید کا حکم ہے۔ مثلاً بیچنے والے سے کہے کہ تم نے اس چیز کو سو روپے کا بیچا، جبکہ پہلے تم نے اس چیز کو ایک سو بیس کا خریدا ہے، اب اگر بیچنے والا کوتاہ ایمان ہوگا، یا شریف نہیں ہوگا تو بہت جلد وہ خریدار کے خلاف بہانہ سازی سے کام لے گا اور جھگڑا کر دے گا، یہاں تک کہ سودا توڑ بیٹھے گا، اور جس نے اسے ابھارا، اس کے علاوہ کسی کے ہاتھ اس چیز کو فروخت کر ڈالے گا۔

(۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ: مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، اس لئے کسی مؤمن کیلئے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے مؤمن بھائی کے سودے پر سودا کرے، نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے، تاوقتیکہ وہ اس کا خیال نہ چھوڑ دے۔

اس روایت کو مسلم نے نقل کیا،

جب سودے پر سودا کرنا، خرید و فروخت پر خرید و فروخت کرنا، منگنی پر منگنی کرنا حرام ٹھہرا، کیونکہ یہ باعث اذیت، اور مسلمانوں کے درمیان نزاع اور جدال کا سبب ہے، تو میاں بیوی کے درمیان جھگڑا لگانا بدرجہ اولیٰ حرام، گناہ کبیرہ اور بھاری معصیت ہوگی، اور کسی باہوش کو اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوگی۔

چنانچہ ان تخریب پسند سازشی عناصر کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے جو میاں بیوی، اور منگیتر اور اس کے [illegible] کے درمیان نفرت کی خلیج حائل کرتے ہیں، اور ان میں بگاڑ کے بیج بوتے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ انہوں نے پہلا ظلم خود اپنے آپ پر کیا، دوسرا ظلم میاں بیوی پر کیا اور وہ اپنی اس رذیل حرکت کی وجہ سے اللہ کی طرف سے ناپسندیدگی کے مستوجب ہوں گے۔ سماج اور مسلم عوام انہیں بغض، حقارت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور انہیں فاسق و فاجر، مکار اور دھوکہ باز کہیں گے، اور ظاہر ہے کہ ان میں سے ایک ایک حرکت حرام ہے اور ان کا شمار ظلم کی ان اقسام سے ہے، جن کا انجام باہوش عقلمندوں پر مخفی نہیں ہے، آخر میں ہم انہیں پھر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد دلائیں گے:

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد بھی توڑ ڈالتے ہیں اور جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے، اس کو کاٹ دیتے ہیں، اور ملک میں فساد مچاتے ہیں تو یہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ (البقرہ)

شاہ جی نے فرمایا

میں اپنی حکومت سے، اپنے وزراء سے، سردار عبدالرب نشتر سے، بصد احترام درخواست کرتا ہوں کہ خدارا آپ اس جھگڑے کو ختم کروائیے۔ آپ مجھے اور مرزا بشیرالدین محمود امیر جماعت احمدیہ دونوں کو بیک وقت گرفتار کر لیجئے۔ ان کو اور مجھ کو ہتھکڑی لگائیے اور اکٹھے ہی سات دن کے لئے حوالات میں رکھیے، کھانے کو پانی اور نمک کے سوا کچھ نہ دیجئے۔ اور پھر سات دن تک تحقیقات کیجئے۔ اور ہم دونوں کو عدالت میں پیش کر دیجئے۔ مرزا محمود چاہیں تو اپنا وکیل چوہدری ظفر اللہ بالقابہ کو مقرر کر لیں۔ اور میں خود اپنی وکالت آپ ہی کروں گا اور پھر اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میں یا میری پارٹی غدار ہے تو لاہور سے لے کر پشاور تک مجھے مع اہل و عیال، تمام کارکنوں، دوستوں اور سب کی سب پارٹی کو درختوں سے لٹکا کر پھانسی دے دو۔ اور اگر مرزا بشیرالدین اور اس کی جماعت غدار ثابت ہو جائے تو قادیان سے ربوہ تک تمام قادیانی درختوں سے لٹکے رہتے ہوں۔

بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

سرزمین ہزارہ وہ خوش قسمت سرزمین ہے جس نے بڑے مقام و شان والے لوگ پیدا کئے جن کے نام سے پوری دنیا روشن ہے ان ہی خوش قسمت حضرات میں میرے قائد بطل حریت قائد جمعیت علماء اسلام عوام کے محبوب رہنما حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ہیں۔ جن کے نام سے آج بھی دشمنان اسلام اور دشمنان صحابہ کرام لرز جاتے ہیں۔ کسی کے دنیا سے جانے کے بعد ہفتہ صدمہ ہوتا کسی کے جانے کے بعد مہینہ دو مہینے صدمہ ہوتا کسی کے جانے کے بعد سال دو سال صدمہ ہوتا مگر عاشقان رسول اور اصحاب رسول کے جانے کے بعد صدیوں تک صدمہ تازہ رہتا ہے۔ مولانا ہزاروی بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جن کی موت کا صدمہ صدیوں باقی رہے گا اور آپ کا جاری کردہ مشن تا روز قیامت جاری رہے گا۔ وہ ہے خدمت دین اور حق بات کو کہہ دینا۔ مولانا ہزاروی ۱۸۹۶ء ماہ جون میں سرزمین بفہ ہزارہ میں جناب حکیم سید گل مرحوم کے گھر میں پیدا ہوئے۔ ماں باپ چونکہ ایک مذہبی گھرانے کے لوگ تھے انہوں نے مولانا کی مذہبی تربیت بھی شروع کردی ۱۹۱۲ء میں مولانا ہزاروی نے پانچویں جماعت کا امتحان دیا۔ اور پورے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس عظیم کامیابی پر آپ کو تین سال تک وظیفہ ملتا رہا۔ ۱۹۱۵ء میں آپ نے مڈل کا امتحان دیا۔ اور اعلیٰ پوزیشن سے کامیاب ہوئے انسپکٹر تعلیمات نے آپ کے والد ماجد کو کہا کہ آپ اس ذہین اور لائق لڑکے کو پشاور کے کسی کالج میں داخل کرا دیں۔ آپ کے والد ماجد نے جواب میں کہا کہ میں اس کو خدا تعالیٰ کے دین کے لیے وقف کروں گا۔ اور اس کو دینی تعلیم دوں گا۔ اور دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے دارالعلوم دیوبند بھیجوں گا۔ انسپکٹر نے بہت زور لگایا مگر آپ کے والد نے ایک کی بات نہ مانی اور آپ کو دارالعلوم دیوبند تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیج دیا۔

مولانا ہزارویؒ بحیثیت متعلم مظاہر العلوم

مولانا ہزارویؒ اپنے والد ماجد سے اجازت لے کر پہلے مدرسہ مظاہر العلوم میں داخل ہوئے اس کے بعد ۱۹۱۵ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔

مولانا ہزارویؒ بحیثیت متعلم دارالعلوم دیوبند

۱۹۱۹ء میں آپ دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے جب دارالعلوم کا نتیجہ نکلا تو امتحان میں پہلی پوزیشن حضرت مولانا اسحاق کانپوری نے حاصل کی جب کہ دوسری پوزیشن مولانا ہزارویؒ نے حاصل کی اس کے بعد ایک سال تک مولانا ہزارویؒ دارالعلوم دیوبند میں مدرس بھی رہے۔ مولانا ہزاروی وہ خوش قسمت انسان ہیں جنہوں نے شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی متعلم اوّل دارالعلوم دیوبند کو دیکھا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ ۱۹۲۰ء میں جب فخر المفسرین حضرت شیخ الہندؒ نے انتقال فرمایا تو مولانا ہزارویؒ نے آپ کی چارپائی کو کندھا بھی دیا۔ اور آپ کی نماز جنازہ میں شرکت بھی فرمائی۔ اپنی آنکھوں کے سامنے اور ہاتھوں کے ساتھ مرشد العلماء حضرت شیخ الہندؒ کو لحد مبارک میں اتارا۔

مولانا ہزارویؒ بحیثیت جنرل سیکرٹری جمعیت طلبہ

مولانا ہزارویؒ جب دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے تو ایک دن مہتمم دارالعلوم جناب حبیب الرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ حضرت جمعیت طلباء کے نام سے ایک تنظیم بنانا چاہتے ہیں۔ آپ اجازت فرمائیں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے کہا کہ اجازت اس شرط پر دی جاتی ہے کہ کوئی علیا درجے کا استاد اس کی صدارت فرمائیں مولانا ہزارویؒ چند احباب کو لے کر شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جمعیت طلباء کی صدارت کے لیے مولانا عثمانی کو راضی کر لیا اس کے بعد طلباء کی اکثریت نے مولانا ہزارویؒ کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا۔ مولانا ہزارویؒ نے جنرل سیکرٹری بننے کے بعد پورے ہندوستان کی مشہور درسگاہوں کا دورہ کیا ایک سال معین مدرس رہنے کے بعد حیدرآباد دکن چلے گئے۔ وہاں آپ نے خوب کام کیا۔ دو سال تک بطور مبلغ اسلام وہاں تبلیغ کرتے رہے وہاں بہت سے ہندو مسلمان ہوئے خدا تعالیٰ نے مولانا ہزارویؒ کو تقریر کا ایک عجیب ملکہ عطا فرمایا تھا جس کی وجہ سے لوگوں پر بہت اثر ہوتا تھا۔ میرے والد ماجد نے ایک دفعہ فرمایا بیٹے اگر مولوی بننا ہے تو ہزاروی بابا جیسا بننا ورنہ مولویت کو بدنام نہ کرنا والد صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا ہزارویؒ جب انگریز کے خلاف تقریر کیا کرتے تھے تو ہم پر اتنا اثر ہوتا تھا کہ ہم سوّر کو اتنا بُرا نہیں سمجھتے جتنا انگریز کو سمجھتے تھے۔ مولانا جب سرزمین ہزارہ تشریف لائے تو یہاں بدعات اور رسومات کا ایک بہت بڑا جال تھا مولانا ہزارویؒ نے جب یہاں کی حالت کو دیکھا تو پھر ان کی اصلاح میں کام کرنا شروع کر دیا انجمن اصلاح الرسوم کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جن کی وجہ سے کافی کام ہوا مولانا ان دنوں خود یہاں پڑھایا بھی کرتے تھے انہیں دنوں آپ سے سیدی و سندی حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ نے پڑھا اگر یوں کہا جائے تو بہت مناسب ہوگا اس وقت مولانا ہزارویؒ کی یادگار ان کے شاگرد رشید محدث اعظم ولی کامل محقق العصر مولانا محمد سرفراز خان صفدر ہیں۔ حضرت استاذی المکرم نے اپنی مشہور اور مایہ ناز کتاب راہ سنت کا انتساب بھی حضرت ہزارویؒ کے نام کیا ہے۔ چنانچہ حضرت استاذی المکرم شیخ الحدیث جانشین حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ لکھتے ہیں۔

راقم اس ناچیز محنت و کوشش کو اپنے محترم استاد بطل حریت مجاہد ملت حضرت مولانا غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان رحمہ کی بدولت اس ناچیز میں ابتدائی دینی شعور پیدا ہوا ہے نام نامی پر منسوب کرتا ہے گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

مولانا ہزاروی صرف ایک واسطے میرے استاد بھی ہیں۔

مولانا ہزاروی کی وجہ سے سرزمین ہزارہ میں علماء کرام کا کھویا ہوا مقام حاصل ہوا۔ سرزمین ہزارہ میں بقول استاذی المکرم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب پہلے آدمی مولانا ہزارویؒ ہیں۔ جنہوں نے کھڑے ہو کر مجمع عام میں خطاب کیا۔ اور یہ بات بھی پہلی مرتبہ پیش آئی کہ ایک عالم دین نے الیکشن میں حصہ لیا اور کامیاب ہوئے گویا کہ مولانا ہزارویؒ نے یہاں کی ہر قسم کی بدعات اور رسومات اور نظریات کو تبدیل کر دیا تھا۔

وہ کیسی مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور میخانہ

مولانا ہزاروی نے ختم نبوت کے لیے خوب کام کیا آپ اور مولانا مفتی محمود کے اسمبلی میں ہونے کی وجہ سے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

عاشق رسول وکیل صحابہ مجاہد ختم نبوت ممبر قومی و صوبائی اسمبلی قائد جمعیت ترجمان علماء حق شمشیر بے نیام تلمیذ حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری فاضل دار العلوم دیوبند فخر سرحد غریبوں کی آواز مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے ۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ مطابق ۴ فروری ۱۹۸۱ء کو سرزمین لبفڑ میں انتقال فرمایا۔ جس دن آپ کا انتقال ہوا سخت سردی اور بارش تھی اور حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا قاضی محمد عبداللہ خالد جنازہ میں شریک ہوئے باوجود سردی اور بارش کے ہجوم بہت زیادہ تھا۔ مولانا ہزارویؒ کے بھائی مولانا فقیر محمدؒ نے اعلان فرمایا کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی پشت پر بھی سجدہ کیا جا سکتا ہے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو جنازہ ایک کچی مٹی کے مکان سے نکالا گیا۔ بندہ نے بھی کندھا دیا۔ سکول کے گراؤنڈ میں نماز جنازہ ہوا۔ حضرت مولانا فقیر محمد نے نماز جنازہ پڑھایا اس کے بعد آپ کا دیدار کیا گیا۔ سچی بات ہے ہم عینی گواہ ہیں کہ کفن سے آپ کا چہرہ مبارک زیادہ سفید تھا۔ نورانیت اور حق و صداقت کی روشنی اس وقت بہت تیز تھی چار پانچ مرتبہ دیکھنے سے بھی دل نہیں رجتا اور سیر ہوتا تھا وہ وقت قابل دید تھا جب مجاہد اسلام کو قبر میں اتارا جا رہا تھا

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لیکر اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لیکر
آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے سبزۂ نورستہ تیرے در کی دربانی کرے

مضمون کو ختم کرتے ہوئے آخر میں ہم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبندؒ کا وہ مضمون نقل کرتے جو مولانا ہزارویؒ کے متعلق آپ نے تاریخ دیوبند میں لکھا آپ دار العلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء سے ہیں۔ متعدد کتب میں احقر کے ہم سبق رہے ہیں۔ علمی استعداد شروع سے مضبوط تھی اصل وطن ضلع ہزارہ (پاکستان) ہے۔ صاف گو خطیب ہیں آپ کی صلاحیتوں کے پیش نظر آپ کو جمعیت علماء اسلام پاکستان کا ناظم مقرر کیا گیا ہے موصوف کی علمی شہرت کی بنا پر مصر نے آپ کو بطور نمائندہ جمعیت علماء اسلام پاکستان دعوت دی اور آپ نے وہاں کی عالمی موتمر میں علمائے عالم کو خطاب فرمایا آپ کا شمار وہاں کے مشاہیر میں ہے (تاریخ دار العلوم دیوبند مصنفہ قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم) چل دیئے

چل دیئے آخر یا الٰہی یہ کہاں چھوڑ کر
عالم باقی کی جانب دار فانی چھوڑ کر

اسلام کا نظام عدل وتعزیرات

محمد ندیم طاہر ——— رحیم یار خان

اسلام بنی نوع انسان کے لئے رحمت بن کر آیا ہے اس کا قانون عدل وانصاف پر مبنی ہے، اس میں اعتدال ہے یعنی نہ حد سے زیادہ سختی کہ انسانیت کا احترام ہی اٹھ جائے۔ نہ بالکل نرم سزا کہ محض مذاق بن کر رہ جائے۔ اسلامی تعزیرات جس قدر شدید ہیں، اسی قدر ان کے نفاذ میں نرمی اور احتیاط ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہاں تک ممکن ہو حدود کو مؤخر کر دو (ابن ماجہ)

اسی سلسلہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں سے حدود دور ساقط کر دو، اگر تم کوئی راہ پاتے ہو کہ وہ حد سے بچ جائے تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔ کیونکہ معاف کرنے میں امام وحاکم کی طرف سے غلطی کا سرزد ہونا اس کے سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی، حاکم، بیہقی)

اسی ضمن میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ شبہات کی موجودگی میں حدود قائم کرنے کی نسبت میرے لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ شبہات کی بنا پر حدود کے نفاذ کو ساقط کر دوں (احکام الحکام)

چنانچہ تمام فقہائے امت کا اس پر اتفاق ہے کہ شبہ کی صورت میں حدود ساقط ہو جاتی ہیں۔ اسلام کی تعلیمات کا ایک بہت بڑا اور شاندار کارنامہ یہ بھی ہے کہ اسلام نے یہ تعلیم دی کہ انسان سے گناہ سرزد ہو جائے اور وہ حکم الٰہی کے مطابق اس کا کفارہ ادا کرے یا سزا پائے نیز سچے دل سے توبہ کرے تو اب وہ کسی نفرت وحقارت کا مستحق نہیں رہا بلکہ پاک و صاف ہو گیا ہے، گویا اس سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی تھی اس تعلیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں بھی اور جب بھی اسلامی نظام قائم ہوا اور اسلامی سزائیں جاری ہوئیں، مجرموں نے از خود آکر اپنے جرموں کا اعتراف کیا تاکہ وہ پاک ہو جائیں، اس دنیا میں سرخرو ہوں اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

معرکہ لاہور و قادیان

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم

مرزا قادیانی اور مسٹر محمد علی کے نظریات کا تقابلی مطالعہ

مرزائیوں کے لاہوری گروہ کا امام مسٹر محمد علی ایم اے اپنی مشہور تفسیر "بیان القرآن" میں سورۂ مریم کی آیت نمبر ۳ "فاختلف الاحزاب من بینھم" کے تحت لکھتا ہے۔

"احزاب یا فرقوں سے مراد عیسائیت کے مختلف فرقے ہیں، ان کے باہمی اختلافات حضرت عیسیٰ کے بارہ میں بہت ہیں اور ہر ایک عقیدۂ باطلہ کا یہی حال ہوتا ہے مسلمانوں کے فرقوں اور عیسائیوں کے فرقوں میں کتنا فرق ہے کہ وہ سب فرقے حتیٰ کہ سنی اور شیعہ بھی رسول اللہ صلعم کے متعلق کوئی اختلاف نہیں رکھتے کہ آپ کا مرتبہ کیا تھا، اور ان میں اصولی اختلاف کوئی نہیں مگر عیسائیوں کے تمام فرقوں میں ایک دوسرے سے اصولی اختلاف ہے اور کوئی دو فرقے اس پر اتفاق نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ کیا ہیں اور ان پر کتنوں سے دفتروں کے دفتر سیاہ ہوتے ہیں۔ (محمد علی بیان القرآن حاشیہ نمبر ۲۰۰۰)

عیسائیت کے اصولی اختلافات کا جو نقشہ مسٹر محمد علی نے کھینچا ہے ٹھیک یہی حال مرزائیت کا ہے یا صحیح لفظوں میں جدید عیسائیت کا ہو مرزائیت کئی فرقوں میں بٹی ہوئی ہے، اور بقول مسٹر محمد علی" ان کے عیسائیوں کے تمام فرقوں میں ایک دوسرے سے اصولی اختلاف ہے، اور کوئی دو فرقے بھی اس پر اتفاق نہیں کرتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کیا ہے اور ان پر جتنوں سے دفتروں کے دفتر سیاہ ہوتے ہیں" لطف یہ کہ مرزائیوں کا یہ "اصولی اختلاف" خود مرزا غلام احمد آنجہانی کی زندگی میں رونما ہو چکا تھا ایک مرزائی اگر یہ کہتا کہ مرزا نبی ہے اور لا نفرق بین احد من رسلہ کی آیت پڑھ کر مرزا آنجہانی کی نبوت کا اعلان برسر منبر کرتا تو دوسرا مرزائی کہتا کہ مرزا ہرگز نبی نہیں اور وہ پہلے مرزائی کا بیان پکڑ لیتا، مرزا قادیانی کے ایک معتمد علیہ مرید سرور شاہ قادیانی کا بیان ہے کہ

"مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک خطبہ جمعہ پڑھا اور اس میں حضرت صاحب کے لئے نبی اور رسول الفاظ استعمال کئے خطبہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے، اس خطبہ کو سن کر سید محمد احسن صاحب امروہی (قادیانی) نے بہت پیچ و تاب کھائے جب یہ بات مولوی عبدالکریم صاحب کو معلوم ہوئی تو پھر انہوں نے ایک خطبہ پڑھا اور اس میں حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر میں غلطی کرتا ہوں تو حضور مجھے بتلائیں میں حضور کو نبی اور رسول مانتا ہوں، جب جمعہ ہو چکا اور حضرت (مرزا) صاحب جانے لگے تو مولوی صاحب نے پیچھے سے حضرت صاحب کا کپڑا پکڑ لیا اور درخواست کی کہ اگر میرے اس اعتقاد میں غلطی ہے تو حضور درست فرمائیں میں اس وقت موجود تھا حضرت صاحب مڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا مولوی صاحب ہمارا بھی یہی مذہب اور دعویٰ ہے جو آپ نے بیان کیا یہ خطبہ سن کر مولوی محمد احسن صاحب غصہ میں بھر کر واپس آئے اور مسجد مبارک کے اوپر ٹہلنے لگے اور جب مولوی عبدالکریم (صاحب قادیانی) واپس آئے تو مولوی محمد احسن صاحب (قادیانی) ان سے لڑنے لگ گئے آواز بلند ہو گئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان سے نکلے اور آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی"۔

(تقریر سید سرور شاہ صاحب قادیانی جلسہ سالانہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل، قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵۱ مورخہ ۴ جنوری ۱۹۲۳ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۷۱۱ طبع پنجم)

دراصل مرزائیت کے اس "اصولی اختلاف" کی ذمہ داری مرزائیوں سے زیادہ مرزا آنجہانی پر عائد ہوتی ہے۔ موصوف نے موقع محل سے فائدہ اٹھا کر اتنے متناقض دعوے کر ڈالے کہ مرزا کی اصل حیثیت خود اس کی امت پر مشتبہ ہو کر رہ گئی اور ان کے لئے مرزا کے تمام متخالف اقوال اور دعوؤں کو ساتھ لے کر چلنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو گیا، بالآخر مرزا محمود صاحب نے اس تناقض سے عہدہ برا ہونے کی یہ ترکیب نکالی کہ اپنے ابا کی ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء سے قبل کی تمام تصریحات کو بیک جنبش قلم منسوخ کر ڈالا اور کھل کر اعلان کر دیا کہ "حضرت صاحب کی ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء سے قبل کی عبارتیں منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنا غلط ہے"۔ (حقیقۃ النبوۃ)

ادھر لاہوری پارٹی کے امیر مسٹر محمد علی لاہوری قادیانی نے تاویل کے ڈنڈے سے مرزا آنجہانی کے متناقض دعووں کے جن کو محدثیت کی بوتل میں بند کرنا چاہا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مرزا آنجہانی پر ایسی شدید تنقیدیں کر گئے کہ مرزائی نبوت خود مرزائیوں کے نزدیک ایک گالی بن کر رہ گئی، ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریات اور ان پر مسٹر محمد علی لاہوری کی تنقیدات کا ایک مختصر خاکہ پیش کرتا ہوں کہ وہ اس آئینے میں مرزائی نبوت کا چہرہ دیکھ کر فیصلہ کریں کیا دنیا میں کوئی ایسا نبی یا مامور من اللہ ہوا ہے جس کو خود اس کی امت نے جرح و تنقید کا ایسا نشانہ بنایا ہو؟

نبوت اور پیشگوئیاں مرزا لکھتا ہے۔

"اسلام کی رُو سے جیسا کہ پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں سے مکالمہ مخاطبہ کرتا تھا اب بھی کرتا ہے اور ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف لفظی نزاع ہے اور وہ یہ کہ ہم خدا کے ان کلمات کو، جو نبوت یعنی پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں، اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں یعنی اس قدر کہ اس کے زمانہ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں، کیونکہ نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمۂ الٰہیہ کے قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو، جو بکثرت پیش گوئیوں پر مشتمل ہوں، نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے حالانکہ نبوت صرف آئندہ کی خبر دینے کو کہتے ہیں جو بذریعہ وحی الہام ہو" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰ صفحہ ۱۸۱)

مرزا غلام احمد کی اس عبارت سے واضح ہے کہ اس کے نزدیک نبوت کی تعریف ہے "خدا سے خبر پاکر پیشگوئیاں کرنا اور آئندہ کی خبریں دینا" اور "جو شخص بذریعہ الہام بکثرت پیشگوئیاں کرتا ہو، اس کو نبی کہتے ہیں" اب اس پر مسٹر محمد علی لاہوری کا تبصرہ سنئے فرماتے ہیں۔

"مبشرات (پیشگوئیوں) کو عین نبوت قرار دینے میں ایک ایسا اصول باطل باندھا ہے جس کے لئے نہ صرف ان کے ہاتھ میں کوئی سند ہی نہیں، بلکہ جس میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے، صحیح احادیث کی مخالفت ہے، اکابر اہل سنت کی مخالفت ہے"

"پیشگوئیاں محض اس غرض کے لئے ہیں کہ تا ماموری کی صداقت کا یقین آجائے ورنہ پیشگوئی نبوت کی اصل غرض نہیں، اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ سلسلۂ انبیاء کو قائم کرنے کی غرض یہ ہے کہ کسی قوم کو بتا دیا جائے کہ وہ بڑی ہو جائے گی اور کسی کو کہہ دیا جائے کہ وہ ہلاک ہو گی۔ اگر عین نبوت یہی چیز ہے تو پھر نبوت کی غرض وغایت اور اس کا مقصود ایک نہایت حقیر سی بات رہ جاتی ہے اور سلسلۂ انبیاء کی عظمت ہی دنیا سے مفقود ہو جاتی ہے۔" "مبشرات کو عین نبوت قرار دینا دین کو محض ایک کھیل بنانا ہے"

"جو شخص پیش گوئیوں کو تبشیر و انذار کو مبشرات کو عین نبوت قرار دیتا ہے وہ اصل مقصد نبوت سے بہت دور پڑا ہوا ہے۔ یہی مذہب تمام امت کا رہا ہے جس کا جی چاہے کتابوں میں پڑھ لے" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۹۳، ۱۹۲)

نتیجہ: مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ نبوت پیشگوئیوں کو کہتے ہیں اس کے برعکس مسٹر محمد علی لکھتا ہے کہ (۱) پیشگوئیوں کو نبوت قرار دینا ایک باطل اصول ہے (۲) اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے، (۳) احادیث صحیحہ کے مخالف ہے (۴) اکابر اہل سنت کے مخالف ہے (۵) اس سے سلسلۂ نبوت کی توہین ہوتی ہے اس لئے کھیل بن جاتا ہے (۶) اور یہ مقصد و مقام نبوت سے بہت دور ہونے کی علامت ہے گویا مرزا نے پیشگوئیوں کو نبوت کہہ کر اس نے محمد علی لاہوری کی نظر میں مندرجہ بالا سات سنگین جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔

۲ **نبوت کی تفسیر، کثرت مکالمہ و مخاطبہ**

الف: "جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے...... اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے، سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہو گا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں، میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں" (مرزا صاحب کا خط بنام اخبار عام مندرجہ ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۲۶۲)

ب: "نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو"۔ (ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۳۸)

ج: "ہر ایک شخص اپنی گفتگو میں ایک اصطلاح اختیار کر سکتا ہے۔ لکل ان یصطلح، سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

د: "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس سے پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں، اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۷۲)

یہ تمام اقتباسات مرزا غلام احمد قادیانی کے ہیں جن میں بار بار بہ اصرار و تکرار کہا گیا ہے کہ کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا نام نبوت ہے اور جس کو بہ کثرت مکالمہ و مخاطبہ ہوتا ہو وہ "نبی" کہلاتا ہے اب اس پر محمد علی لاہوری کی تنقید ملاحظہ فرمایئے۔

"کثرت مکالمہ و مخاطبہ بھی کثرت نشانات کی طرح معیار نبوت نہیں، ایک شخص پر جلی ہی وحی پڑا گر وہ وحی نبوت ہے، نبی ہو جاتا ہے، ایک کو مدۃ العمر الہام ہوتے رہیں وہ اس سے نبی نہیں بن سکتا بلکہ کثرت الہامات سے مامور بھی نہیں بن جاتا، یہ نظارہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کو کثرت سے الہامات ہوتے رہتے ہیں، نہ وہ مجدد ہوتے ہیں نہ نبی، بلکہ بعض تو کمال کے کسی بھی اعلیٰ درجہ پر پہنچے ہوئے نہیں ہوتے، حدیث میں آگیا ہے کہ اس امت میں ایسے بہت سے لوگ ہوں گے جن کے ساتھ کلام الٰہی ہوتا رہے گی، یہ نہیں کہ ایک دو کلمہ ان کو

بطور وحی کے مل جائیں گے اور پھر ساری عمران سے محروم رہیں گے کلام الٰہی تو ایک دروازہ ہے، جب کھلتا ہے تو پھر اسے بند کرنے والا کون ہے۔ ایسا حدیث نبوی (یکلمون من غیر ان یکونو انبیاء) اس بات پر شاہد ہے کہ غیر نبی کو بھی کثرت مکالمہ ہو سکتی ہے۔"

"بہر حال میں کہتا ہوں کہ یہ تو صحیح حدیث میں آگیا ہے کہ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی نہیں ہوں گے مگران کے ساتھ مکالمہ الٰہیہ ہوگا۔ اب یہ کس حدیث سے نکالیں کہ تھوڑا مکالمہ ہوگا تو وہ محدث کہلائیں گے اور اگر زیادہ مکالمہ ہوگا تو وہ نبی بن جائیں گے؟ آخر مذہب کسی کے آباجان کا متروکہ مکان تو نہیں کہ جو چاہا اس میں تغیر کر دیا۔ جس دیوار اور دروازہ کو چاہا گرا دیا۔ جس کو چاہا قائم رکھا، اور جہاں چاہا کوئی نیا کمرہ بنا دیا۔ مذہب کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے، پھر قرآن و حدیث کی کونسی سند ہے، جس کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ کثرت مکالمہ والا نبی ہو جاتا ہے" (النبوۃ فی الاسلام ص ۱۹۱،۱۹۲)

نتیجہ: مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام نبوت ہے اور چونکہ یہ تعریف مجھ پر صادق آتی ہے اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے اور میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں، مسٹر محمد علی لاہوری کہتا ہے کہ اس سے تو آپ مامور اور مجدد بھی نہیں بن سکتے چہ جائیکہ..... چشم بد دور .... آپ نبی بن جائیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ خدا کی اصطلاح میں کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام نبوت ہے مسٹر محمد علی لاہوری کا جواب یہ ہے کہ دین آپ کے اباجان کا متروکہ مکان نہیں کہ آپ جیسی چاہیں اس میں ترمیم کرتے رہیں اور جیسے دعوے چاہیں بانکتے پھریں۔ آخر آپ کے اس دعوے پر کہ کثرت مکالمہ والا نبی ہو جاتا ہے "قرآن و حدیث کی کونسی سند ہے؟ اگر ہے تو پیش کیجئے هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔

۲ــــــ خاتم النبیین کی تفسیر

الف: مرزا غلام احمد قادیانی

"ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین... آپ نبیوں کے لئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کے کسی حاصل نہیں ہوگا"

(ملفوظات مرزا غلام احمد ـــــ)

مسٹر محمد علی ایم اے

"انبیا علیہم السلام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم یا خاتم صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا۔ پس نبیوں کی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔"

(مسٹر محمد علی بیان القرآن حاشیہ ۲۶۵۹)

نتیجہ ـــــ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں "نبیوں کی مہر" اور ایم اے صاحب فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی "نبیوں کی مہر" نہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔

ب: مرزا غلام احمد قادیانی:

"روحانی نبوت اور فیض کا سلسلہ آپ کے بعد بھی جاری رہے گا، اور وہ آپ میں سے ہو کر جاری ہوگا، نہ الگ طور سے، وہ نبوت چل سکے گی جس پر آپ کی مہر ہوگی، ورنہ اگر نبوت کا دروازہ بالکل بند سمجھا جائے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اس میں تو نحوست ہے اور نبی کی ہتک شان ہوتی ہے" (ملفوظات ج ۵ ص ۲۰۴)

مسٹر محمد علی ایم اے

"...... اور دو حدیثوں میں ہے "لا نبی بعدی" یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور ایسی حدیثیں جن میں آپ کو آخری نبی کہا گیا ہے چھ ہیں اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت صلعم کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بینات اور اصول دینی سے انکار ہے۔" (بیان القرآن ج ۳ ص ۱۵۱۶)

(الحمد للہ کوئی مسلمان آنحضرت کے آخری نبی ہونے سے منکر نہیں البتہ مرزا قادیانی اور مرزائی اس کے منکر ہیں)

نتیجہ: ـــــ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نبوت کا دروازہ ... بلکہ آپ کی "مہر" سے نبوت چلتی ہے ایم اے صاحب فرماتے ... یہ احادیث متواترہ کی شہادت کے خلاف ہے اور ... اصول دینی کا انکار ہے اور اصول دین کا انکار کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی کافر و زندیق ہی اس کا انکار کر سکتا ہے۔

ج: مرزا غلام احمد قادیانی

(۱) "نبوت جو اللہ تعالیٰ نے اب قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حرام کی ہے..... اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کے سوائے اب کوئی نبوت نہیں چل سکے گی۔" (ملفوظات ج ۵ ص ۳۴۲)

(۲) ایک چراغ اگر ایسا ہو جس سے کوئی دوسرا چراغ روشن نہ ہو تو وہ قابل تعریف نہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم ایسا نور مانتے ہیں کہ آپ سے دوسرے روشنی پاتے ہیں..... اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کی آیت میں فرمایا ہے کہ آپ خاتم ہیں، آپ کی مہر سے نبوت کا سلسلہ چلتا ہے۔"

(ملفوظات ج ۲ ص ۱۴۱)

مسٹر محمد علی ایم اے

"اگر خاتم النبیین کے معنی یہی ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مہر سے اپنے جیسے نبی بنا سکتے ہیں تو سب سے پہلے اس الفاظی کو چھوڑ کر اگر ہم واقعات کی دنیا کی طرف جائیں گے تو محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بڑھانے بڑھانے درحقیقت ان کو معاذ اللہ .... نہایت ہی ناقابل استاد ثابت کریں گے کیونکہ پھر ہم غور کریں گے کہ آخر کتنے نبی تیرہ سو سال میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مہر سے بنائے؟ بس لے دے کر ایک ہی (مرزا غلام احمد قادیانی....؟) اور وہ بھی ایسا جو آخر دم تک یہی کہتا رہا کہ میری نبوت "جزوی" ہے (اور مجازی سے مراد مرزائیت کے سواد اعظم کے نزدیک "بالواسطہ اور غیر تشریعی" دیکھئے ایک غلطی کا ازالہ) اور کم از کم پندرہ سال تک کھلا اور صاف انکار اپنی نبوت کا کرتا رہا، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کو کذاب اور مفتری اور دائرہ اسلام سے خارج کہتا رہا۔"

(النبوۃ فی الاسلام طبع اول ص ۳۲) (بجا طور پر کیونکہ مدعی نبوت (مرزا قادیانی) کے کذاب، مفتری اور خارج از اسلام ہونے میں شک ہی کیا ہے۔ ناقل)

نتیجہ ـــــ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ چراغ سے چراغ جلا ...

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے سلسلۂ نبوت چلتا ہے ایم اے صاحب فرماتے ہیں کہ اس لفاظی کو چھوڑیے، ذرا واقعات کی دنیا میں نکل کر یہ تو بتایئے کہ تیرہ صدیوں میں آپ کی مہر نے کتنے نبی بنائے؟ بس لے دے کر ایک آنجناب کی ذات شریفہ؟ اور وہ بھی، چشم بد دور ایسا بہادر کہ پندرہ بیس سال تک تو اپنی نبوت کا کھلا کھلا انکار ہی کرتا رہا۔ بالآخر مریدوں کی استعداد دیکھ کر نبوت کا اعلان بھی کیا تو کیسا؟ آخر دم تک ظل و بروز کے شیش محل سے باہر قدم رکھنے کی آنجناب کو جرأت نہ ہوئی۔ بس ان ہی الفاظ سے دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالی جا رہی ہے؟

د: مرزا غلام آنجہانی

(۱) اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی "نبی تراش" ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۷)

(۲) "اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے اور کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۸)

مسٹر محمد علی ایم اے

"اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی معنوں میں خاتم النبیین تھے کہ آپ (اپنی مہر سے) اپنے جیسے نبی بنایا کریں گے اور اب خدا سے براہ راست نبوت کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی یہ عزت بھی آپ کو ہی دے دی گئی اور ایک گونہ خدائی اختیارات آپ کے ہاتھ میں آگئے تو پھر کیا ہوگیا کہ آپ اپنے جیسا ایک بھی نبی نہ بنا سکے۔" (النبوۃ فی الاسلام ص۱۳۳)

نتیجہ ـــــ مرزا آنجہانی کہتا ہے کہ آپ کی روحانی توجہ سے نبی بنتے ہیں، آپ کی مہر سے نبی ڈھلتے ہیں اور آپ کی قوت قدسیہ سے نبوت ملتی ہے ایم اے صاحب فرماتے ہیں پہلے مان لیا کہ قادیان عطائے نبوت کے خدائی اختیارات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دے دئے گئے، لیکن یہ تو فرمایئے کہ آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے تیرہ صدیوں میں کتنے نبی پیدا ہوئے؟ تیرہ صدیوں تک آپ نے یہ خدائی اختیارات کیوں نہ استعمال کئے؟ ان باتوں کے سوا آپ کے پاس کا کوئی معقول جواب ہے؟ نہیں اور قطعاً نہیں

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

۵: مرزا غلام احمد قادیانی

"خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت کی تصدیق نہیں ہو سکتی جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں۔" (ملفوظات ص۲۹۰)

مسٹر محمد علی ایم اے:

"اگر غور کیا جائے تو درحقیقت یہ سارے خیالات خدا کے کلام میں قلت تدبر سے پیدا ہوتے ہیں "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مہر دے دی گئی ہے کہ جو کام پہلے خدا کا کیا کرتا تھا وہ اب آپ کے سپرد کیا جاتا ہے" یہ خود ایک لغویات ہے" (النبوۃ فی الاسلام ص۱۳۳)

نتیجہ ـــــ مرزا آنجہانی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو مہر دیدی گئی تاکہ آپ مہر لگا لگا کر آئندہ نبوتوں کی تصدیق کیا کریں..... ایم اے صاحب فرماتے ہیں کہ یہ سارے خیالات خدا کے کلام میں قلت تدبر کا نتیجہ ہیں، ذرا غور تو کیجئے کہ نبوت عطا کرنا خدا کا کام ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا؟ یہ آپ کیسی مہمل اور لغویات کہہ رہے ہیں۔

۴ ـــــ حضرت عائشہ اور اجرائے نبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی

"کثرت مکالمہ و مخاطبہ کو دوسرے الفاظ میں نبوت کہا جاتا ہے، دیکھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ قول ہے کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ اس امر کی صراحت کرتا ہے نبوت گر اسلام میں موقوف ہو چکی ہے تو یقیناً جانو کہ اسلام بھی مر گیا اور پھر کوئی امتیازی نشان بھی نہیں۔" (ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی مطبوعہ ربوہ ج۱۰ ص۱۲۷)

مسٹر محمد علی لاہوری

"اور ایک قول حضرت عائشہ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں، قولوا خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ "خاتم النبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں"..... اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں خاتم النبیین کے معنی لا نبی بعدی کئے گئے ہیں ایک بے سند قول پر پس پشت پھینکی جاتی ہیں، یہ غرض پرستی ہے، خدا پرستی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے رد کی جاتی ہے" (بیان القرآن مسٹر محمد علی لاہوری ج۳ ص۱۵۱۹)

نتیجہ :ـــــ مرزا آنجہانی حضرت عائشہ کا قول پیش کر کے کہتا ہے کہ نبوت اسلام میں جاری ہے مسٹر محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ قول بے سند ہے اور ایک بے سند قول کی بنیاد پر ختم نبوت کی متواتر احادیث کو رد کر دینا اگر غرض پرستی نہیں تو کیا خدا پرستی ہے؟ کچھ تو شرم چاہیے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ اگر نبوت اسلام میں موقوف ہو تو اسلام مردہ ہے۔ مسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیجئے کہ آپ نے متواتر ارشادات میں خاتم النبیین کے معنی لا نبی بعدی کیوں کئے؟ مرزا صاحب! ایک بے سند قول کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبہ کو پس پشت پھینک رہے ہیں اور اپنی خود غرضی کے لئے اسلام کو بھی "مردہ اسلام" کی گالی دے رہے ہیں، کچھ تو خدا کا خوف کیجئے، کیا اسلام کو اتنی بڑی گالی دے کر آپ مسلمان ہی رہے؟

۵ ـــــ وحی انبیاء اور القاء شیطانی:

مرزا غلام احمد قادیانی

"الہام رحمانی بھی ہوتا ہے اور شیطانی بھی اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے استکشاف کے لئے بطور استخارہ یا استخبار وغیرہ کے

توجہ کرتا ہے.... تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور در اصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے یہ دخل کبھی انبیاؑ اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے اسی کی طرف اللہ جل شانہ قرآن کریم میں اشارہ فرمایا ہے۔ وما ارسلنا من رسول ولا نبی اذا تمنیٰ القی الشیطان فی امنیتہ الخ

(مرزا صاحب نے حسب عادت آیت غلط نقل فرمائی ہے صحیح یوں ہے، وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا، الخ) ایسا ہی انجیل میں بھی لکھا ہے کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتوں کے ساتھ بدل کر لوگوں کے پاس آجاتا ہے، دیکھو خط دوم قرنتھیاں باب ۱۱ آیت ۱۴ اور مجموعہ توریت میں سے سلاطین اول باب ۲۲ آیت ۱۹ میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹی نکلی اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ در اصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا، نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا۔ اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان ممکن ہے، توریت اور انجیل اسی دخل کی مصداق ہیں۔۔

.....الخ" (ازالہ اوہام ص ۶۲۸، ۶۲۹)

مسٹر محمد علی لاہوری

"القی الشیطان فی امنیتہ۔ اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ نبی کی نیک آرزو کے بارے میں شیطان لوگوں کے دلوں میں وساوس ڈالتا رہتا ہے نہ یہ کہ وہ نبی کی وحی میں کچھ ڈال دیتا ہے پھر الفاظ قرآنی کے حصر کو دیکھو کوئی نبی اور رسول ایسا نہیں بھیجا جس کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہوا ہو تو کیا حضرت عیسیٰ کی وحی میں بھی شیطان نے القا کر دیا تھا؟

(جی ہاں! مرزا قادیانی کا یہی مذہب ہے۔)

غالباً اس کا جواب رسول کریم سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ سے محبت رکھنے والے مسلمان کبھی اثبات میں نہ دیں گے

(مسلمانوں کا جواب بلاشبہ اثبات میں نہیں ہو سکتا، البتہ مرزا انجہانی کا جواب اثبات میں ہے کیونکہ وہ مسلمان ہی نہیں) پھر سب کو چھوڑ کر ایک بھی نبی کا ذکر قرآن شریف میں نہیں جس کی وحی میں القائے شیطان کا ذکر آیا ہو پھر کیا یہ جائے تعجب نہیں کہ حصر تو یہ کیا جائے کہ کوئی نبی اور رسول ایسا ہی نہیں جس کی وحی میں شیطان نے القا نہ کیا ہو۔ اور ایک نبی کی بھی مثال پیش نہ کی جائے کہ اس کی وحی میں شیطان نے یوں القا کر دیا تھا

(ایک نبی نہیں مرزا صاحب چار سو نبیوں کی مثال پیش کرتے ہیں بلکہ تمام نبیوں کی مثال پیش کرنے کو تیار ہیں۔)

پھر تفسیر یہ اس کا تابالیا و لیعلم الذین اوتوا العلم انہ الحق تو کیا صاحب علم لوگوں کو اس کے حق ہونے کا علم نہ ہو سکتا تھا جب تک کہ شیطان وحی میں القا نہ کرے یہ کیسی بدیہی البطلان ہے" (بیان القرآن از مسٹر محمد علی لاہوری ص ۱۲۰۷ ج ۲)

نتیجہ:۔۔۔۔۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ انبیاؑ علیہم السلام کی وحی میں شیطان کا دخل ہو جاتا ہے اور وہ اس کے لئے قرآن کریم کی آیت کا سہارا لیتے ہیں۔ توریت سے چار سو نبیوں کی جھوٹی پیشگوئی اس کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور انجیل کو بھی اس دعویٰ کا مصداق بتاتے ہیں لیکن مسٹر محمد علی صاحب اس دعویٰ کو بدیہی البطلان قرار دیتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو مرزا قادیانی کے تمام دعووں کی بھرپور تردید خود اس کے لاہوری مرید مسٹر محمد علی نے کر ڈالی ہے۔ گویا مرزا قادیانی کے سارے دعوے اس آیت کریمہ کا مصداق ہیں۔

وردّ اللہ الذین کفروا بغیظھم لم ینالوا خیراً وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویاً عزیزاً

بقیہ از جھوٹی پیش گوئیاں

آپ ہی کی زندگی میں پورا جزیرۃ العرب مسلمان ہو گیا۔ آپ کی وفات کے بعد صرف دس سال کے عرصہ میں صحابہ کرامؓ کو اللہ نے آدھی دنیا پر غلبہ دے دیا۔ جب کہ مرزائیوں کا حال یہ ہے کہ کہ وہ ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اور کسی اسلامی یا غیر اسلامی حکومت نے اب تک مرزائیت قبول نہیں کی۔ مگر اس کے برعکس اکثر اسلامی ممالک نے قادیانیوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا ہے اور حال یہ ہے کہ مرزائی اسلامی ممالک سے بھاگ بھاگ کر غیر مسلموں کی پناہ میں آ رہے ہیں۔ مرزائیوں کی حالت بالکل یہودیوں سے مشابہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ اور دوسرے غیر مسلم ممالک کے سہارے چل رہے ہیں۔ اور یہودیوں کی طرح مکر و فریب اور جھوٹ کے ذریعے اپنے آپ کو بچا رہے ہیں درحقیقت بھی یہودیوں کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ جیسے جیسے مرزائیوں کے غلط عقائد کا مسلمانوں کو پتہ چلتا جا رہا ہے۔ ان کے غم و غصہ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور مسلمانوں کی کامیابیاں کہاں اور کہاں جھوٹے قادیانی اور اس کی اُمت کی ناکامیاں۔

ہو سکتا ہے کہ مرزائیوں کو دعویٰ ہو کہ ہماری تعداد بڑھ رہی ہے۔ لیکن سو سال کے عرصہ میں تھوڑی سی تعداد کا جمع ہو جانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ پھر یہ کہ اللہ نے جہنم کے لئے کچھ لوگ بنائے ہیں جو سیدھے راستے کو چھوڑ کر کفر اختیار کرتے رہیں گے۔ عیسائی، یہودی، مشرک نہ بنیں مرزائی بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سیدھے راستے پر قائم رکھے اور مرزائیوں کو ہدایت اور صحیح سمجھ دے۔

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ھو الشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ صادق آباد ضلع

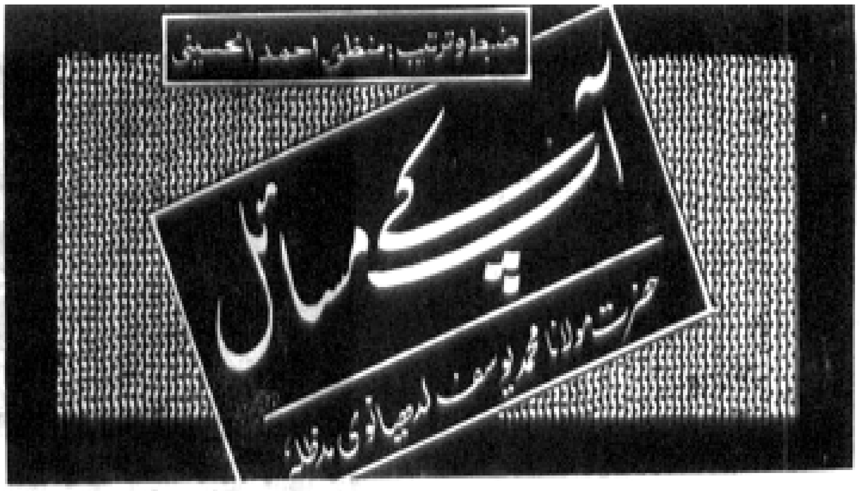

پاکی ناپاکی کے مسائل

سائل :- مقصود انصاری کراچی

س :- احتلام کے بعد وہ کپڑے (بنیان وغیرہ) جن پہ ناپاکی نہ لگی ہو، کیا غسل کے بعد پہنے جاسکتے ہیں اور کیا ان کپڑوں میں نماز جائز ہوگی، کیونکہ احتلام کے بعد تو پورا جسم ناپاک ہو جاتا ہے۔ تو کیا کپڑے پاک ہوتے ہیں۔

ج :- اگر کپڑوں پر نجاست نہ ہو تو نماز ان میں جائز ہے۔

س :- مذی کا کیا حکم ہے؟

ج :- اس سے غسل واجب نہیں ہوتا لیکن کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ اس کا حکم پیشاب کا ہے۔

س :- زیر ناف بالوں کی کیا حد ہے جس کو صاف کرنا ضروری ہے؟

ج :- شرمگاہ کے آگے اور پیچھے جہاں تک صاف کرنا ممکن ہو، ناف سے لیکر رانوں کی جڑوں تک صاف کرنا چاہیئے۔

تین طلاق کا مسئلہ

سائل :- حکیم اسحاق الحسینی حیدر آباد

س :- الف کی شادی ۸ سال قبل ہوئی ایک سال بعد ان کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکی پیدا ہوئی۔ ایک مرتبہ لڑائی جھگڑے کے دوران الف نے اپنی بیوی کو دو مرتبہ طلاق کے لفظ استعمال کیے اور اسی رات دونوں رجوع ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد الف کی بیوی نے الف کہا کہ تم نے مجھے دو مرتبہ طلاق دیتا ہوں یا دے دوں گا۔ کے لفظ استعمال کیے تھے۔ لیکن الف حلفیہ کہتا ہے کہ میں نے ایسے الفاظ تم کو کبھی نہیں کہے۔ اور اس دوران الف کے گھر تین بچے اور پیدا ہوئے۔ پانچویں بچے کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد پھر معمولی بات پر الف نے اپنی بیوی کو لفظ طلاق کہا اور اسی رات کو الف اپنی بیوی سے رجوع ہو جاتا ہے الف کہتا ہے کہ میں نے آج تک لفظ طلاق استعمال نہیں کیا اس واقعہ کے تقریباً تین ماہ بعد الف کی بیوی الف سے کہتی ہے کہ مجھے طلاق ہو گئی ہے اور آپ میرے شوہر نہیں رہے لہٰذا مجھ سے علیحدہ رہیں۔

ج :- دو مرتبہ طلاق دینے کا تو الف کو بھی اقرار ہے۔ پھر معمولی بات پر لفظ طلاق کہنے کا اس کو اقرار ہے۔ گویا الف تسلیم کرتا ہے کہ اس نے پہلے دو مرتبہ طلاق دی اس کے بعد معمولی بات پر تیسری طلاق دے دی۔ اس لیے اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔ اب بغیر شرعی حلالہ کے دونوں کا دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا، لہٰذا دونوں علیحدگی اختیار کر لیں، اب دونوں میاں بیوی نہیں رہے۔

مسجد کی جگہ پر قبضہ کرنا

سائل :- ایک مسلمان از دینا ر خورد

س :- ایک مسجد میں کچھ دکانیں اور مکانات ہیں۔ یہ عرصہ سے کرایہ پر ہیں۔ کرایہ دار پہلے کرایہ ادا کرتے رہے مگر دس پندرہ سال سے انہوں نے کرایہ دینا بند کر دیا اور کہا کہ یہ سب کچھ ہمارا ہے۔ مقدمہ چلا۔ کورٹ نے مسجد کے حق میں فیصلہ دیا۔ چھ سال ہوئے انہوں نے لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر رکھی ہے۔ ذی اثر ہونے کی وجہ سے تاریخیں لے کر آجاتے ہیں۔ نہ قبضہ دیتے ہیں نہ کرایہ دیتے ہیں جب کہ مسجد شکستہ ہو چکی ہے، دوبارہ بنانا چاہتے ہیں مگر قبضہ نہ ہونے کی وجہ سے ہم کچھ نہیں کر سکتے، اگر ہم ان کے حق میں بددعا کریں تو کیسا ہے؟ اور ان کا خانہ خدا کی زمین پر قبضہ جمانا شرعی رو سے کیسا ہے؟

ج :- عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبراً من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیامۃ من سبع ارضین۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ ص ۲۵۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی زمین پر قبضہ جمالینا ظلم ہے اور اس کی سزا یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ سات زمینوں تک اتنا ٹکڑا کھود کر اسے طوق پہنایا جائے گا اور وہ قارون کی طرح اس زمین میں دھنسا رہے گا۔ ایسے ظالم کے لیے بددعا کرنا یقیناً جائز ہے اور مسجد کی زمین کیونکہ وقف ہوتی ہے اس لیے اس کا ظلم اور بھی سنگین ہے۔ ان سے کہا جائے کہ وہ اس ظلم سے باز آجائیں اور بارگاہ الٰہی میں توبہ کریں۔ ورنہ ان پر ایسا وبال پڑے گا کہ ان کی نسلیں بھی بھگتیں گی۔

یہ سود ہے

سائل :- کراچی سے ایک صاحب

س : ہم ماشاءاللہ بارہ بہن بھائی ہیں، رب کریم کا شکر ہے کہ زندگی گزر رہی ہے، کبھی پیٹ بھر کر بھی مل جاتا ہے اور کبھی دو دو دن بھی گزر جاتے ہیں۔ چھ ماہ پہلے ابو کی نوکری بھی ختم ہو گئی اور گھر میں سخت پریشانی کے آثار ظاہر ہوئے بہت کوشش کی مگر پھر بھی ہم پر قرض ہو گیا (اور اب تو قرض بھی کوئی نہیں دیتا) میں نے ایک کمپنی والوں سے بات کی تو وہ کہتے ہیں کہ تم ہمیں ڈھائی ہزار دو (حالانکہ میرے پاس ڈھائی سو بھی نہیں) تو ہم تم کو بارہ ہزار دیں گے۔ پھر تم ہمیں ہر ماہ چار قسط کے حساب سے ادا کر دو۔ اب آپ یہ بتائیے کہ کیا یہ صحیح ہے یا اس میں بھی سود وغیرہ کا چکر ہے

باقی ص ۲۹ پر

گے۔ فرنگی بے ایمان کی صورت تمہیں شدید دھوکہ دے رہی ہے تہذیب اغیار کی روش اپنا کر سنت کے غلاموں پر اعتراض کرتے وقت تمہارا ضمیر کیوں تعصب کا زہر پی کر بدمست و مغرور ہو جاتا ہے۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے اللہ کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ آج کے بعد کون داڑھی پر اعتراض کرنے سے توبہ کرتا ہے کون اس محبوب کی ادا پر شیدائی ہو کر داڑھی رکھتا ہے خداوند کریم ہم سب کو سنت پر عمل کی توفیق بخشے (آمین)

سنت کی توہین کرنے والے کا عبرت ناک انجام

از محمد یوسف آسی ـــــ نواں جنڈانوالہ

۶۹۵ھ بصرہ کے ایک گاؤں میں اللہ کا ایک بندہ مجمع عام میں مسواک کی فضیلت پر خطاب فرما رہے ہیں۔ مسواک وضو میں مسنون ہے۔ سید المرسلین خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ نے مسواک کرنے کی بار بار تاکید فرمائی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی یہ حالت تھی کہ مسواک کو کان مبارک پر قلم کی طرح رکھتے تھے جس وضو میں مسواک استعمال ہوا اس وضو والی نماز کا ثواب ستر گناہ زیادہ ہو جاتا ہے بغیر مسواک والی وضو والی نماز سے موت کے علاوہ تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے مسواک پل صراط پر بخوبی گزرنے میں معاون ہے پروردگار کی خوشنودی کا باعث ہے۔ شیطان کو ناراض کرتی ہے سب سے بڑی خوبی موت کے وقت شہادتین کا یاد دلانا ہے جو ہر مسلمان مومن دلی آرزو رکھتا ہے ایسی ادا محبوبی جو اپنے اندر بیش از بیش فوائد رکھتی ہے لوگو! اس سے غافل نہ ہونا جب کہ ہمیں فخر دو عالم ﷺ کی محبت کی پرتاثیر عقیدت کا حکم ہے کہ آقائے دوجہاں کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کرو عقل میں آئے یا نہ آئے تمام سامعین خاموشی سے تقریر سن رہے ہیں۔

مجمع سے ایک بدبخت ابوسلامہ نامی شخص اٹھ کر سنت محبوبی کا مذاق اڑاتا ہے علی الاعلان اپنی گندی زبان سے بکواس کرتا ہے۔ بڑی ڈھٹائی سے کہتا ہے کہ میں تو مسواک کو اپنے مقعد میں (پاخانے والی جگہ) پر استعمال کروں گا۔ اس بے حیائے بحری محفل میں مسواک کو اپنے پاخانے والی جگہ میں رکھ کر تھوڑی دیر بعد باہر نکال لیا اس بے جا حرکت کرنے پر ۹ مہینے گزرے اس دوران اس کے پیٹ اور پاخانے کی جگہ پر ازحد تکلیف رہتی تھی نویں مہینے اس کے پیٹ سے ایک جانور نکلا جو چوہے سے مشابہ تھا اس کی شکل و صورت یہ تھی چار پاؤں تھے منہ مچھلی کی مانند چار دانت باہر کو نکلے ہوئے ایک بالشت لمبی دم پچھلا حصہ خرگوش کی مانند تھا۔ نکلنے کے بعد وہ جانور تین بار زور سے چیخا اس خوشربا چیز کو ابوسلامہ کی لڑکی نے بھی دیکھا اس لڑکی نے اس پتھر سے اس جانور کا سر کچل ڈالا۔ ابوسلامہ اس جانور کو جننے کے بعد دو دن زندہ رہا۔ تیسرے دن وہ یہ کہتے ہوا مرا کہ مجھے اس جانور نے قتل کر دیا ہے اس حیرت انگیز جانور کو اس اطراف کے بہت سے لوگوں نے دیکھا کتنوں نے اس جانور کو زندہ دیکھا اور بہت سے لوگوں نے اس کو مردہ دیکھا

مرزائیو! تعصب سے دور ہو کر ذرا سوچو ایک فریب کار جھوٹے دجال کے جال میں پھنس کر کتنی مقدس ہستیوں کے گستاخ بنے ہوئے ہو۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی باادب اور دردمندانہ اپیل کرتا ہوں جو سنت کا مذاق اڑاتے ہیں کہ ان کو یہ حرکت قطعاً زیب نہیں دیتی۔ سنتوں کا مذاق کرنے کسی ہستی کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف ہے یعنی جس کی محبوب ادائیں ہیں اس کی سنتوں کا مذاق اڑا کر انسان اس مقدس ہستی کا گستاخ بن جاتا ہے یہ سوچو روز محشر نفسا نفسی کے عالم میں عدالت تمہارے جب پر جلال آواز میں اعلان ہوگا۔ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ آج مجرم الگ ہو جاؤ تو ریش مبارک کو قتل کر کے مقدس سنت سے بچے چہرے پر اعتراض کرنے والے اس دہشت ناک دن دیگر جرائم کے ساتھ یہ جرم بھی کتنا بھاری ہوگا۔ ماڈرن دور کے متوالو کیا جواب دو

وزیر اعظم کے لئے مسلمان ہونے کی شرط ختم نہ کی جائے۔ حافظ محمد زکریا

کلور کوٹ (رپورٹ) عالمی مجلس کلور کوٹ ضلع بھکر کے صدر حافظ محمد زکریا نے مطالبہ کیا ہے کہ آئین سے وزیر اعظم کے مسلمان ہونے کی شرط ختم نہ کی جائے اور اسے فوراً آئین کا حصہ بنایا جائے۔

ہرنائی چائے

رنگ
خوشبو
اور ذائقہ
ہر گھونٹ میں لذت
ہر جگہ باآسانی دستیاب
ہرنائی پاک پرائیویٹ لمیٹڈ
پوسٹ آفس بکس نمبر ۲۳۸۱ کراچی نمبر ۲۶

مرزائے قادیاں کا دعوائے مسیحیت و مہدویت اور غلط پیشگوئیاں

مولانا جمیل احمد ایم اے ◎ [illegible]

دوسری اور آخری قسط

اب آیئے اس بات کا جائزہ لیں کہ مرزا نے جو پیشگوئیاں بطور "وحی الہی" (نعوذ باللہ) کیں وہ کس قدر غلط ثابت ہوئیں۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ ہر نبی نے کچھ نہ کچھ پیشن گوئیاں فرمایئں۔ اور بعینہٖ پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی پوری ہوتی رہیں گی۔ قادیانی کذاب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا مصداق ہے کہ ۳۰ بڑے چھوٹے دجال پیدا ہوں گے۔

مرزا نے پانچ جون ۱۸۹۳ء کو آتھم عیسائی مناظر کے بارے میں پیشگوئی کرتے ہوئے کہا کہ یہ شخص ۱۵ مہینے کے اندر اندر سخت ذلت کی موت مارا جائے گا۔ اور یہاں تک دعویٰ کیا کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی تو میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دی جائے ہر اک بات کے لئے تیار ہوں۔ (جنگ مقدس صہ ۱۸۲ اسم تصنیفات ۳۵۶)

مگر پندرہ مہینے تک جب یہ پیش گوئی پوری ہوتی نظر نہ آئی تو مرزا صاحب نے آتھم کو مارنے کے لئے کچھ عملیات (تعویذات وغیرہ) کا سہارا لیا جن کا ذکر سیرت المہدی صہ ۱۵۹ میں موجود ہے۔ لیکن حقیقت ہے کہ پندرہ ماہ گزر جانے بعد بھی آتھم زندہ رہا اور مرزا قادیانی روسیاہ ہوئے۔

۲۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب مرزا قادیانی کے سخت مخالفین میں سے تھے مرزا نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے بارے میں پیشگوئی کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں اس دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہوں تو میں آپ ہی کی زندگی میں ذلت کی موت ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور اگر میں سچا ہوں تو آپ پر میری زندگی ہی میں طاعون یا ہیضہ جیسی مہلک بیماریاں وارد ہوں گی۔ (حیات طیبہ صہ ۲۲۳)

لیکن یہ دلچسپ اور عبرتناک حقیقت ہے کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کی زندگی ہی میں مرزا قادیانی ہیضہ سے ہلاک ہو گئے۔ جب کہ مولانا ثناء اللہ صاحب مرزا کی ہلاکت کے بعد بھی طویل عرصہ تک زندہ رہے۔

۳۔ مرزا صاحب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک نام نہاد وحی ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ان کے ہاں ایک بہت مبارک لڑکا پیدا ہو گا۔ اور بڑی شان و شوکت کا مالک ہو گا۔ لوگوں نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا انتظار شروع کر دیا۔ لیکن مئی ۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ سیرت المہدی (قادیانیوں کی مشہور کتاب) کے مصنف کو اعتراف ہے کہ اس بات پر تمسخر، ہنسی اور مذاق کی ایسی ہر اٹھی کہ اس سے زلزلہ کی کیفیت پیدا ہو گئی (سیرت المہدی صہ ۸۸ ج ۱)

جب مرزا صاحب کی یہ پیش گوئی بھی غلط ثابت ہوئی تو مرزا صاحب اور ان کے حواریوں نے بہانے بنانے شروع کر دیئے۔ کہ ان کی مراد یہ نہیں تھی کہ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہو گا اس کے بعد بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ آخر خدا خدا کر کے اگست ۱۸۸۷ء میں ان کے یہاں لڑکا پیدا ہوا مرزا قادیانی اور ان کے حواریوں نے بہت خوشی منائی اور انہوں نے خیال کیا کہ یہی وہ لڑکا ہے اور اس طرح ان کی یہ پیشن گوئی پوری ہوئی لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ اس نے مرزا کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے کہ لوگ سمجھ جائیں۔ ایک دلیل اور دی اور لڑکا ایک سال بعد مر گیا۔ سیرت المہدی کے مصنف کو اعتراف ہے کہ "اس واقعہ نے ملک میں اس قدر طوفان اور زلزلہ بپا کیا کہ اس کی مانند قبل ازیں اور بعد ازیں کبھی دیکھا نہ گیا۔ بہت سے ایسے لوگوں کو جو اُن پر یقین رکھتے تھے۔ ایسا دھکا لگا کہ پھر مرزا صاحب کی طرف راجع نہ ہوئے۔ (سیرت المہدی صہ ۹۸ ج-۱)

۵۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو جس پمفلٹ میں اپنی خودساختہ وحی کے حوالے سے جس لڑکے کی پیدائش کی خوشخبری دی تھی۔ اس پمفلٹ میں ایک اور پیش گوئی بھی درج تھی۔ جس میں دعویٰ تھا کہ یہ بھی وحی کی بنیاد پر ہے اس پر مرزا قادیانی نے لکھا کہ وہ مستقبل میں چند اچھی عورتوں سے شادی کریں گے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مرزا جی کی آخری شادی ۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء کو یعنی پیشگوئی سے تقریباً ڈھائی سال قبل ہوئی (حیات طیبہ صہ ۵۰) گویا مستقبل میں مزید شادیاں کرنے کی پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔

۶۔ مرزا جی نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار انہیں پیشگوئی کے طور پر مطلع کیا کہ ان کی شادی مرزا احمد بیگ کی بڑی لڑکی محمدی بیگم سے ہو گی خواہ کنوارپن کی حالت میں ہو خواہ بیوگی کی حالت میں (ازالہ اوہام صہ ۳۹۶)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کیا۔ جس میں لڑکی کے باپ کو لالچ اور عذاب کی دھمکی کے ساتھ ساتھ محمدی بیگم کی پھوپھی زاد بہن جو کہ مرزا کے بیٹے فضل احمد کی بیوی تھی کو طلاق دلانے کی دھمکی بھی شامل تھی۔ لیکن مرزا صاحب اپنی دھمکیوں کے باوجود کامیاب نہیں ہوئے بلکہ محمدی بیگم کے گھر والوں کی طرف سے جواب دیا گیا کہ وہ پچاس سالہ بوڑھے میلہ تالی اور مراثی کو اپنی لڑکی نہیں دے سکتے آخر مرزا نے ناکامی کی صورت میں اپنے لڑکے فضل احمد کو مجبور کیا کہ وہ محمدی بیگم کی پھوپھی زاد بہن کو طلاق دے دے اور فضل احمد کو بادل ناخواستہ طلاق دینی پڑی (قادیانی مذہب صہ ۲۸۱ تبلیغ رسالت صہ ۹-۱۱ ج ۲)

۷۔ محمدی بیگم کی شادی ایک شخص سلطان محمد ساتھ ہو گئی

تو مرزا نے پیش گوئی کی کہ محمدی بیگم کا خاوند ڈھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ اگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی تو میں جھوٹا ہوں گا اور میری موت آجائے گی۔ واقعہ یہ ہے کہ محمدی بیگم کا خاوند سلطان محمد ڈھائی سال تو کیا اس کے بعد کافی عرصہ تک نہ مرا حتیٰ کہ مرزا کی موت آگئی اور سلطان محمد جنگ عظیم اول کے بعد تک زندہ رہا اور اس طرح مرزا کی یہ پیش گوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔

(۸) ۱۸۹۱ء میں مرزا صاحب نے پیشگوئی کی۔ "سلطنت برطانیہ ہشت سال" اور "سلطنت برطانیہ ہفت سال" اس کا واضح مطلب تھا کہ ہندوستان میں برطانوی حکومت سات یا آٹھ سال میں ختم ہو جائیگی لیکن برطانوی حکومت پیش گوئی کے ۵۶ سال بعد ختم ہوئی گویا یہ پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔ (سیرت المہدی)

۹۔ براہین احمدیہ صفحہ ۴۳ ج ۵ میں، مرزا قادیانی نے قرآن کریم کی ایک آیت کی تشریح کرتے ہوئے پیشگوئی کی کہ تمام مسلمانوں کے فرقے جو اس سلسلہ (قادیانی مذہب) سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں گے۔ اس پیشگوئی کا غلط ہونا تو اس قدر ظاہر ہے کہ ہر شخص محسوس کر سکتا ہے مرزا کو گزرے ہوئے تقریباً ۱۰۰ سال گزر گئے لیکن جو تعداد قادیانیوں کی ہے وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔

اس کے علاوہ بھی بے شمار پیشگوئیاں ہیں جو پوری نہ ہوئیں حالانکہ سچے نبی کے لئے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ اللہ کے حکم سے کوئی پیشگوئی کرے اور وہ پوری نہ ہو۔

مرزائیوں کو سوچنا چاہئے کہ مرزا کو گزرے ہوئے سو سال ہو گئے اگر واقعی وہ نبی تھے بلکہ تمہارے عقیدے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل و برتر تھے تو پھر اب تک ان کی جماعت کو عروج حاصل ہو چکا ہوتا اور ان کے نا ماننے والوں پر عذاب نازل ہو چکا ہوتا۔ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ۱۳ سالہ مکی زندگی کے بعد ہی آپ کو مدینہ کی ریاست عطا فرما دی گئی اور پھر

باقی صفحہ ۱۹ پر

وی سی آر کی لعنت نے ایک گھر کا کباڑہ کر دیا — سچا واقعہ

ہمارے معاشرے میں کچھ ایسی برائیاں ہیں جن کو لوگ برائی نہیں سمجھتے۔ بلکہ تصور تک نہیں لاتے۔ بلکہ ان کو زندگی کا ایک حصہ اور اصلاح کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان برائیوں میں سے ہمارے معاشرے میں ایک اہم اور فحش برائی وی سی آر پائی جاتی ہے اور اس نے جوان نسل کو تباہی کے راستے پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ جوان نسل کو دین اسلام کی راہ سے دستبردار کر دیا ہے ۱۸ جنوری کا واقعہ ہے کہ ایک صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ اپنے گھر میں وی سی آر دیکھ رہے تھے اور پاس ہی ہیٹر جل رہا تھا بجلی چلی گئی اس نے جنریٹر اسٹارٹ کیا اور پھر اسی مستی میں مدہوش ہو گیا اچانک بجلی آگئی بجلی اور جنریٹر کا کرنٹ بہت زیادہ تھا مالک کے اٹھنے سے پہلے وی سی آر اور ٹی وی جل گئے مالک تیزی سے رضائی پھینک کر بھاگا کہ وی سی آر اور ٹی وی کو بچاؤں سب گھر والوں کی توجہ ادھر ہو گئی تھی پیچھے کسی نے نہ دیکھا کہ رضائی ہیٹر پر گر چکی تھی آگ بڑی تیزی سے فرنیچر تک پہنچ گئی۔ رات کے دو بج چکے تھے۔ مالکِ مکان نیند کے غلبے سے بے ہوش تھے آگ گھر کے سارے فرنیچر میں لگ گئی مالک مکان اور اس کی بیوی بچوں نے رات کے دو بجے شور مچایا ہمسایوں اور دیگر لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ٹی وی، وی سی آر، ریفریجریٹر، ائیر کنڈیشن، اور بہت سا فرنیچر جل کر راکھ ہو گیا۔ اس لعنت سے اس کا ڈیڑھ لاکھ روپے کا نقصان ہوا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جوان نسل کو اس لعنت سے بچائے۔ (آمین)

رسالہ ختم نبوۃ نے آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی کمر توڑ دی

قاری حسین احمد حسانی مظفر آباد آزاد کشمیر

رسالہ ختم نبوت کی برکت سے مظفر آباد میں مرزائیوں کے امیر نجیب اللہ علی نے اسلام قبول کر لیا۔

مظفر آباد میں مرزائی بہت کم مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ جناب نجیب علی خان صاحب جو سابقہ تحصیل ہٹیاں کے چیئرمین تھے آج سے تقریباً ۱۰ سال قبل وہ اسلام سے منحرف ہو کر مرزائی بن گئے۔

جناب نجیب علی خان صاحب کا شمار علاقہ کے ممتاز حضرات میں ہوا کرتا تھا مرتد ہونے کے بعد نجیب علی خان صاحب علاقے کے مرزائیوں کی سرپرستی کرتے رہے ختم نبوت کے پروانوں نے ان سے سوشل بائیکاٹ کر دیا لوگ ان کو اپنی دکانوں پر نہیں آنے دیتے تھے بلکہ بات چیت کرنا بھی بند کر دی تھی۔

لیکن نجیب علی صاحب پھر بھی اس جھوٹے مذہب پر قائم رہے نجیب علی صاحب کے صاحبزادے جناب بشیر شاہین صاحب نے بہت کوشش کی کہ ان کے والد مسلمان ہو جائیں لیکن توفیق من اللہ نہ ہونے کے سبب وہ اپنی اس کوشش میں شروع میں ناکام رہے۔

دوسری جانب چناری کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب جناب حضرت مولانا الیاس صاحب اپنی ہر تقریر کے آخر میں مرزائیوں اور دیگر باطل قوتوں کا پوسٹ مارٹم کرتے رہے۔ نیز اس علاقہ میں مولانا الیاس صاحب کی زیر سرپرستی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی رہیں جن میں علاقہ کے لوگوں کو مرزائیوں کی کفر و اسلام دشمنی کے متعلق تفصیل سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ نجیب اللہ

باقی صفحہ ۲۵ پر

قادیانی کی ایک رائل فیملی کا ایک عزیز'

پیپرز ہوٹل راولپنڈی کا مالک

جس کا بدکاری کا اڈہ چلانے کے جرم میں مُنہ کالا کیا گیا

آج کل یہ ایک شور و غوغا ہے قادیانی بڑے اعلیٰ اخلاق اور اچھے کردار کے مالک ہیں بلکہ اس طرح کا پروپیگنڈہ معاشرے میں یہ خود پھیلاتے ہیں تاکہ ان کے ظاہری اخلاق سے لوگ متاثر ہو کر قادیانیت کے جھوٹے مذہب میں پھنس جائیں۔ قادیانیوں کے اعلیٰ اخلاق اور اچھے کردار کا حال اگر کسی کو معلوم کرنا ہے تو ہم سے پوچھیں کہ وہ کس قماش کے لوگ ہیں۔ ہمارے پاس ان کے کردار و اخلاق کی پوری تاریخ محفوظ ہے بلکہ بعض تو ان لوگوں نے جنہوں نے قادیانیت کو ترک کیا ہے شائع بھی کی ہیں مذکورہ تاریخ اتنی گری ہوئی کہ ہمارے صفحات اس کے متحمل نہیں لیکن ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں راولپنڈی میں ایک واقعہ رونما ہوا۔ بدکاری کے اڈے پر چھاپہ مارا گیا بہت سے لوگ گرفتار ہوتے بعضوں کو سزا کے طور پر کوڑے مارے اور بدکاری کے اڈہ کے مالک پیر صلاح الدین کا منہ کالا کیا گیا پھر نامعلوم کن وجوہ کی بناء پر باقی ماندہ سزائیں معاف کر دی گئیں۔

اخبارات میں تفصیل کے ساتھ وہ رپورٹ چھپی، چونکہ صلاح الدین کا تعلق نہ صرف قادیانی پارٹی سے ہے بلکہ رشتہ کے لحاظ سے خلیفہ جی کے قریبی رشتہ دار بھی ہیں لہٰذا ہم قارئین کے خدمت میں وہ اخباری رپورٹ پیش کر رہے ہیں تاکہ ان کی اصلیت سامنے آجائے۔

—— ادارہ ——

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر (نمائندہ جسارت) آج یہاں سنٹرل گورنمنٹ اسپتال کے وسیع و عریض میدان میں پیرز ہوٹل اور فردوسہ ہوٹل سے بدکاری کے الزام میں گرفتار کئے جانے والے ۲۰ افراد کو کوڑے لگائے گئے، یہ میدان پیرز ہوٹل کے بالکل سامنے واقع ہے اس میدان میں زیر تعمیر ایک عمارت کی چھت پر اسٹیج بنایا گیا تھا۔ جہاں ٹکٹکی لگائی گئی تھی مارشل لاء حکام، جیل حکام اور پولیس کے اعلیٰ افسر یہاں موجود تھے میدان میں سڑکوں پر اور اردگرد کی عمارتوں پر ہزاروں افراد موجود تھے جب ملزموں کو کوڑے لگائے جاتے تھے تو لوگ تالیاں بجاتے تھے اس موقع پر ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بریگیڈیئر سرفراز بھی موجود تھے تمام ملزموں کو کوڑے لگانے کی کاروائی تقریباً چار گھنٹے میں مکمل ہوئی بریگیڈیئر سرفراز اس دوران وہاں موجود رہے، کاروائی شروع ہونے سے قبل پیرز ہوٹل کے مالک پیر صلاح الدین اور ہوٹل کے منیجر اور لڑکیوں کی سپلائی کا کام کرنے والے ملزم نذر محمد بخاری کو اسٹیج پر لایا گیا اور اعلان کیا گیا کہ چونکہ ان دونوں کی عمر زیادہ ہے اس لئے انہیں کوڑوں کی سزا نہیں دی جاسکتی، لیکن انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ عوام کے سامنے ان کے منہ کالے کئے جائیں اسٹیج پر ان دونوں ملزموں کے چہرے پر سیاہی مل گئی اور اس کے بعد انہیں پورے اسٹیج پر گھمایا گیا تاکہ وہاں تمام لوگ ان کے سیاہ چہرے دیکھ لیں اس وقت وہاں موجود ہزاروں افراد نے تالیاں بجائیں، آج صبح ۱۰ بجے ہی سے لوگ سنٹرل اسپتال کے میدان میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے اور مری روڈ پر لگائے جا رہے ہیں۔ یہ سزا صرف ایک مقدمہ کے سلسلہ میں ہے ان ملزموں کے خلاف اور مقدمات بھی زیر سماعت ہیں جن کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔ اعلان کیا گیا کہ مارشل لاء حکام کی یہ خواہش رہی ہے کہ کوڑوں کی سزائیں نہ دی جائیں لیکن ان مجرموں کے جرم کی نوعیت اور جس طرح یہ مظلوم اور بے سہارا لڑکیوں کو ورغلا کر گناہ کی زندگی گزارنے پر مجبور کرتے تھے اس پر انہیں برسر عام کوڑے لگانے کی سزا دینا ضروری تھا اس موقع پر لوگوں نے زبردست تالیاں بجائیں اسٹیج پر کہا گیا کہ اب حکومت کی یہ پرخلوص کوشش ہے کہ جو لوگ ملک میں اخلاقی قدروں کو پامال کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور غیر اسلامی اور غیر انسانی حرکات کر رہے ہیں انہیں اس بات کی اجازت نہ دی جائے، حکومت ایسے لوگوں کو تنبیہ کرتی ہے کہ وہ اپنی ان قبیح حرکات سے باز آجائیں یا اپنا ناپاک وجود لے کر اس ملک سے نکل جائیں اسٹیج سے اعلان کیا گیا کہ ان مجرموں کا یہ طریقہ کار تھا کہ وہ غریب اور بے سہارا لڑکیوں کو سرپرستی کا لالچ دے کر پھنسانے اور انہیں ورغلا کر گناہ کی زندگی گزارنے پر مجبور کرتے، یہ مجرم اس گناہ کے کاروبار سے اس قدر دولت بنا رہے تھے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب مارشل لاء حکام نے پیرز ہوٹل پر چھاپہ مارا تو ایک رات کی آمدنی کے طور پر ۲۵ ہزار روپے ہوٹل کے کیش بکس سے برآمد ہوئے، اسٹیج سے کہا گیا کہ قوم کی پر اس قدر مجمع تھا کہ ٹریفک کا انتظام کرنے کے لئے پولیس کا خصوصی دستہ متعین کیا گیا تھا اور خود ڈی ایس پی ٹریفک وہاں موجود تھے، ملزموں کو ڈیڑھ بجے پولیس کی نگرانی میں لایا گیا۔ اسٹیج پر لاؤڈ اسپیکر لگا ہوا تھا جس سے فوج کے ایک کیپٹن پیرز ہوٹل اور فردوسہ ہوٹل پر چھاپہ، اس کاروائی کا پس منظر اور ملزموں کو دی جانے والی سزاؤں کے بارے میں اعلانات کر رہے تھے، اسٹیج سے اعلان کیا گیا کہ آج ان ملزموں کو جو کوڑے لگائے گئے ہیں یہ سبق ہیں جنہیں عزت کی زندگی گزارنی چاہئے۔ حکومت کو اس بات کا احساس ہے کہ انہیں اب معاشرہ میں عزت کی زندگی ملنا بہت مشکل ہوگا اس کے بعد پیرز ہوٹل کے مالک پیر صلاح الدین کو جو اقلیتی فرقہ قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کا قریبی عزیز ہے اسٹیج پر لایا گیا اور اسٹیج سے اعلان کیا گیا کہ گھناؤنے کردار کا یہ شخص اس بات کا مستحق تھا کہ اسے بھی کوڑوں کی سزا دی جاتی لیکن اس کی عمر ۷۰ سال ہے اور قانون کے مطابق ۴۵ سال سے زیادہ عمر کے آدمی کو کوڑوں کی سزا نہیں دی جاسکتی اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کا منہ کالا کیا جائے اس کے بعد نذر محمد بخاری کو اسٹیج پر لایا گیا اور اعلان کیا گیا کہ لوگ

یورپ علم سیکھنے کے لئے جاتے ہیں لیکن یہ وہ بدکردار شخص ہے جو بدکاری کے اڈے چلانے کی تربیت حاصل کرنے کے لئے یورپ گیا تھا اس کی عمر ۶۰ سال ہے اس لئے اسے کوڑوں کی سزا نہیں دی جا سکتی اور اس کا منہ کالا کیا جا رہا ہے اس کے بعد پیر صلاح الدین کے بیٹے محی الدین مظاہر احمد کو اسٹیج پر لایا گیا اور ٹکٹکی پر باندھ کر ۲ بج کر ۲۰ منٹ پر پہلا کوڑا لگایا گیا۔ اس وقت لوگوں نے شرم شرم کے نعرے لگائے جب اسے پانچواں کوڑا لگایا گیا تو اس نے کہا ڈاکٹر صاحب مجھے بچا لیں اور ان سے کہیں کہ ذرا آرام سے کوڑے ماریں اور مجھے پانی پلایا جائے۔ مجرم کو پانی پلایا گیا اور ۱۵ کوڑے پورے کئے گئے۔ اس کے بعد مجرم عبدالرشید، کفر خان، بیریز ہوٹل کے منیجر نذر بخاری اور کسٹم انسپکٹر مظفر حیات کو اسٹیج پر لایا گیا۔ اس وقت بتایا گیا کہ مظفر حیات کی ذمہ داری تھی کہ وہ ناجائز کارروائیوں کو روکتا لیکن یہ بدکاری کے اڈوں پر شراب مہیا کرتا تھا۔ ملزم کفر خان ۱۵ کوڑے کھانے کے بعد بے ہوش ہو گیا۔ ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کیا اور انجکشن لگایا جس کے بعد اسے ایمبولینس میں ڈال کر اسپتال بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد کسٹم انسپکٹر شبیر حسین شاہ اور کسٹم انسپکٹر طاہر مقبول کو کوڑے لگائے گئے طاہر مقبول کو جب پانچواں کوڑا لگا تو جیل حکام نے کوڑے لگانے والوں کو صحیح کوڑا نہ پڑنے کی بناء پر دوبارہ یہ کوڑا مارنے کی ہدایت کی اس پر طاہر مقبول نے کہا کہ مجھے کوڑا ٹھیک لگا ہے مجھ پر ظلم نہ کریں خدا کے واسطے مجھ پر رحم کریں اس کے بعد مجرم نصیب الرحمٰن اور افتخار حسین کو پندرہ پندرہ کوڑے مارے گئے اس کے بعد مظفر حسین کو ۵ کوڑے، یوسف کو ۵ کوڑے، مسعود کو ۵ کوڑے اور موسیٰ کو ۵ کوڑے اور سلیم کو ۵ کوڑے لگائے گئے موسیٰ اور سلیم کوڑے کھانے کے بعد بے ہوش ہو گئے اور اس کے بعد مجرم جاوید اقبال کو ۱۵ کوڑے مارے گئے اور پھر افتخار حسین کو ۱۵ کوڑے لگے اس کے بعد ۳ بج کر ۴۵ منٹ پر ۱۰ منٹ کا وقفہ کیا گیا اور اس کے بعد جب دوبارہ کارروائی شروع ہوئی تو سب سے پہلے یعقوب، اشرف، قمر سلطان، سلیم، اخلاق احمد، رشید خان، مہربان اور نسیم شاہ کو پندرہ پندرہ کوڑے لگائے گئے۔ اخلاق احمد نے چلا کر کہا کہ اللہ بے گناہ پر رحم کر مجھے پانی پلا دو، میرے گناہ بخش دے مالک۔ اس کے بعد مصطفیٰ کو ۵ کوڑے لگائے گئے پھر گلزار، عبدالوحید اور بانوش خان کو پندرہ پندرہ کوڑے لگائے گئے۔ آخر میں اسٹیج سے اعلان کیا گیا کہ ایسے تمام افراد جو اس قسم کے گھناؤنے کاموں میں ملوث ہیں انہیں تنبیہ کی جاتی ہے کہ وہ باز آجائیں ورنہ انہیں بھی عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔ عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ اس قسم کے گھناؤنے کاموں میں ملوث لوگوں کی نشاندہی کریں تاکہ وطن عزیز کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کیا جا سکے اس پر لوگوں نے پرجوش تالیاں بجائیں۔

پہلے پیشاب خطا ہوا، پھر بیہوشی طاری ہوئی اور بالآخر اسٹریچر پر ڈال کر لایا گیا

آخری کوڑا بانوش خان نے نوش جان کیا

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر (نمائندہ جسارت) فردوس گیسٹ ہاؤس اور بیریز ہوٹل سے بدکاری کے الزام میں گرفتار ہو کر سزا پانے والے مجرمان کو آج راولپنڈی میں سرعام کوڑے لگائے گئے اس عبرتناک منظر کو ہزاروں افراد نے دیکھا اس واقعہ کی چند خاص باتیں یہ ہیں۔

● فردوس گیسٹ ہاؤس اور بیریز ہوٹل سے بدکاری کے الزام میں پکڑے جانے والے ۲۴ ملزموں کو آج مجموعی طور پر ۲۵۰ کوڑے لگائے گئے جبکہ مجرموں کو سرسری سماعت کی فوجی عدالت نے مجموعی طور پر ۲۴۵ کوڑوں کی سزا دی تھی ۹ زائد کوڑے ان ۴ مجرموں کو لگائے گئے جنہیں بعض کوڑے بھرپور انداز میں نہیں لگے تھے، اور حکام نے ان کوڑوں کو منسوخ کر دیا تھا۔ کسٹم انسپکٹر طاہر مقبول کو ۴ کوڑے دوبارہ لگائے گئے اسی طرح کسٹم انسپکٹر شبیر حسین شاہ اور دیگر ۲ مجرموں بشیر خان اور قمر سلطان کو بھی ایک ایک کوڑا دوبارہ لگایا گیا۔

● ایک مجرم نصیب الرحمٰن النصیب کا کوڑا لگنے کے دوران پیشاب خطا ہو گیا، آخری کوڑا لگنے کے بعد مجرم بیہوش ہو گیا، اور اسے اسٹریچر پر ڈال کر لے جایا گیا۔ ● ۵ بج کر ۲۰ منٹ پر بانوش خان کو آج کا آخری کوڑا لگایا گیا۔ ● کوڑے لگانے والے دونوں قیدیوں کے لئے تھرماس میں جیل سے خاص طور پر چائے لائی گئی تھی، اور وقفے کے دوران ان کو چائے اور بسکٹوں سے تواضع کی گئی۔

ڈی ایم ایل اے نے کوڑے مارنے والوں کو دودھ پینے کے لئے انعامات دیئے

مجرم اپنی کاروباری جگہ کو دیکھتے رہے

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر (نمائندہ جسارت) آج جب یہاں ۲۶ مجرموں کو کوڑے مارنے کی کارروائی مکمل ہو گئی تو ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بریگیڈیئر سرفراز ملک اسٹیج پر آئے اور اس کارروائی میں حصہ لینے والوں سے ملے انہوں نے جیل سپرنٹنڈنٹ کو ہدایت کی کہ کوڑے لگانے والے بشارت اور نذر کو میری جانب سے دودھ پینے کے لئے پچاس پچاس روپے انعام دیا انہوں نے نذر و سے ہاتھ بھی ملایا بعد میں انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ مجرموں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں گی اور ہم نے اس لئے اس جگہ کا انتخاب کیا تاکہ مجرموں کو وہ جگہ بھی نظر آتی رہے جہاں وہ اپنا گھناؤنا کاروبار کرتے تھے۔

ہجوم کی وجہ سے دیوار منہدم ہو گئی

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر (نمائندہ جسارت) آج یہاں بیریز ہوٹل اور فردوس ہوٹل کے ملزموں کو کوڑے مارے جانے کا منظر دیکھنے کے لئے زبردست ہجوم تھا بھیڑ کی وجہ سے ایک قریبی پٹرول پمپ کی دیوار پر لوگ چڑھے ہوئے تھے کہ اچانک یہ دیوار گر پڑی اور متعدد افراد زخمی ہو گئے ایک درخت پر بھی بے شمار لوگ چڑھے ہوئے تھے اچانک ایک درخت کی شاخ ٹوٹ گئی اس کے نیچے بھی کچھ افراد زخمی ہو گئے۔

غیر ملکیوں نے بھی کوڑے مارنے کا منظر دیکھا

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر (پ پ آئی) آج یہاں اسلام آباد میں مقیم اور مختصر عرصے کے لئے پاکستان آئے ہوئے بہت سے غیر ملکی صحافی نمائندوں نے بیریز ہوٹل اور فردوس ہوٹل سے گرفتار ہونے والے مجرموں کو سرعام کوڑے مارنے کا منظر دیکھا ان میں سے بیشتر نے پہلی بار فوجی عدالت سے ملنے والی اس عبرتناک اور سبق آموز سزا پر عملدرآمد ہوتے ہوئے دیکھا۔ ان غیر ملکی صحافیوں نے اس امر کو خاص طور پر محسوس کیا کہ کوڑے مارنے کی سزا کا منظر دیکھنے کے [illegible]

والے عوام معاشرے کے خلاف مختلف نوعیت کے جرائم کے ارتکاب پر اس نوعیت کی سزا کو سراہتے ہیں، ایک غیر ملکی صحافی نے کہا کہ اس نوعیت کی سزا لازماً جرائم کے انسداد کا حقیقی ذریعہ ثابت ہوگی۔

کوڑے مارنے والے دو قیدی

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر (نمائندہ جسارت) آج راولپنڈی میں جن ۲۷ ملزموں کو سرعام کوڑے مارے گئے ان کو کوڑے مارنے والوں میں ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی کے دو قیدی کا زمرد اور بشارت شامل تھے، زمرد قتل کے جرم میں عمر قید کی سزا بھگت رہا ہے اور اسے کوڑے مارنے کے لئے جیل میں باقاعدہ تربیت دی گئی ہے جیل حکام کے مطابق زمرد جیل میں فری لانس ہے اور بہتر رویہ اور اسی ڈیوٹی کے باعث اسے ہر تین ماہ بعد سزا میں ۲۰ دن تخفیف کی رعایت ملتی ہے جبکہ بشارت کا فوج میں کورٹ مارشل ہوا تھا۔

(جسارت کراچی ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

پیرز ہوٹل سے گرفتار شدہ افراد کی سزائیں معاف

راولپنڈی ۴ مئی (نمائندہ جنگ) معلوم ہوا ہے کہ پیرز ہوٹل کے لڑکے پیر مطاہر احمد اور ہوٹل سے گرفتار کئے جانے والے تمام افراد کی باقی ماندہ سزائیں معاف کر دی گئی ہیں یہ لوگ مختلف جیلوں میں سزا بھگت رہے ہیں۔

(جنگ کراچی ۵ مئی ۱۹۸۰ء)

راولپنڈی ۵ نومبر (نمائندہ جنگ) آج شب سرسری سماعت کی فوجی عدالت نمبر ۱۰ کے سربراہ میجر جوزف شریف نے پریس فوٹوگرافروں کو دھمکی دینے کے سلسلہ میں مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے یہ مقدمہ پیرز ہوٹل کے مالک پیر صلاح الدین اور اس کے لڑکے مطاہر احمد کے خلاف زیر سماعت تھا فیصلہ رات ½۸ بجے سنایا گیا میجر جوزف شریف نے زیر دفعہ ۵۰۶ تعزیرات پاکستان کے تحت اخباری فوٹوگرافروں کو دھمکی دینے کے جرم میں پیر صلاح الدین کو ایک سال قید سخت اور ۴۰ چالیس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی ہے جبکہ عدالت کے سربراہ نے پیر صلاح الدین کے لڑکے مطاہر احمد کو عدم ثبوت کی بنا پر بری کر دیا ہے فاضل عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ پیر صلاح الدین کو اس سے قبل ایک مقدمہ میں ایک سال قید سخت کی سزا دی جا چکی ہے جب وہ ایک سال قید سخت کی سزا ختم کر چکا ہوگا عدالت نے اپنے فیصلہ میں یہ بھی کہا ہے کہ پیر صلاح الدین پر جو ۴۰ لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا ہے مجرم کو یہ رقم ادا کرنا ہوگی اور اگر وہ جرمانے کے ۴۰ لاکھ روپے ادا نہیں کرے گا تو اس کی املاک میں سے ۴۰ لاکھ روپے جرمانہ کی جائیداد بحق سرکار ضبط کر لی جائے گی۔ عدالت نے مجرم صلاح الدین کو اس فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کا حق دیا ہے کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اپیل کر سکتا ہے۔ استغاثہ کے مطابق دو ہفتہ قبل جب بدکاری ایکٹ کے تحت صلاح الدین اور دیگر متعدد افراد کے خلاف سمری ملٹری کورٹ میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی تھی تو اس موقع پر اخباری فوٹوگرافروں نے صلاح الدین اور دیگر مجرموں کی تصویریں بنانے کی کوشش کی تو اس موقع پر صلاح الدین اور اس کے لڑکے مطاہر احمد نے فوٹوگرافروں کو تصاویر بنانے پر انجام بھگتنے کی دھمکیاں دی تھیں چنانچہ فوٹوگرافروں کی شکایت پر سمری ملٹری کورٹ کے سربراہ کی تحریر پر چھاؤنی تھانہ کی پولیس نے صلاح الدین اور مطاہر احمد کے خلاف دھمکیاں دینے کا مقدمہ درج کیا تھا پی پی آئی کے مطابق قبل ازیں فاضل عدالت نے مقدمہ میں گواہوں کے بیانات قلم بند کئے ان میں روزنامہ جنگ راولپنڈی کے فوٹوگرافر رفیق ناز ایک دوسرے مقامی روزنامہ کے اقبال زیدی اور دو پولیس اہلکار شامل ہیں۔

(جنگ کراچی ۶ نومبر ۱۹۷۹ء)

پیر صلاح الدین کی جائیداد کی چھان بین کے لئے خصوصی ٹیم تشکیل دے دی گئی

راولپنڈی ۶ نومبر (نمائندہ جنگ) باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مارشل لاء حکام نے پیرز ہوٹل اور اس سے ملحق تمام جائیداد کی چھان بین کرنے کے لئے ایک خصوصی ٹیم مقرر کی ہے جو اس امر کا پتہ لگائے گی کہ صلاح الدین نے دس کنال کا پلاٹ جس میں پیرز ہوٹل اور اس کی رہائش گاہ ہے کن ذرائع سے حاصل کیا تھا یہ پلاٹ غالباً صلاح الدین کو سیٹلائٹ ٹاؤن الاٹمنٹ کمیٹی نے الاٹ کیا تھا اور یہ پلاٹ رہائشی مقاصد کے لئے کہہ کر الاٹ کروایا تھا جس میں پیر صلاح الدین نے ہوٹل تعمیر کر لیا تھا اس امر کی بھی چھان بین کی جا رہی ہے کہ پیرز ہوٹل کی تعمیر کے لئے کس افسر نے اجازت دی تھی جب کہ گنجان اور رہائشی علاقوں میں ہوٹلوں کا تعمیر کرنا قانونی طور پر ممنوع ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ صلاح الدین کی اس املاک کا تقریباً ۶۰ ہزار روپے سالانہ ٹیکس ادا کرتا تھا ٹیم یہ بھی دیکھ رہی ہے کہ کیا صلاح الدین ٹیکس کی رقم صحیح دیتا رہا ہے ان افسران کا سراغ لگایا جا رہا ہے جنہوں نے اس رہائشی پلاٹ پر ہوٹل بنانے کی اجازت دی تھی کیونکہ اس نے اپنے اثر و رسوخ کی بنیاد پر یہ ہوٹل تعمیر کیا تھا جب کہ ہوٹل کی تعمیر کے وقت وہاں رہائش پذیر باشندوں نے احتجاج بھی کیا تھا خیال ہے کہ اس معاملہ میں انتظامیہ کے کئی افسران بھی ملوث ہوں گے یہ خصوصی ٹیم چند روز میں اپنی تحقیقات مکمل کر کے حتمی رپورٹ مارشل لاء حکام کو پیش کر دے گی۔

(جنگ کراچی ۷ نومبر ۱۹۷۹ء)

مسائل کا جواب دریافت کرنیوالوں سے

گذارش

مسائل بھیجنے والے حضرات سے گذارش ہے کہ وہ

- ایک لفافے میں تین سے زائد سوالات ارسال نہ فرمائیں، مسائل الگ کاغذ پر تحریر کریں، اس کاغذ پر مسائل کے علاوہ پرچہ کے امور سے متعلق کوئی بات تحریر نہ کریں
- مسائل چھوٹے چھوٹے پرزوں پر لکھنے کے بجائے، فل اسکیپ سائز پر تحریر کریں اور خوشخط لکھیں
- مسائل بھیجنے والے حضرات جوابی لفافہ ضرور ارسال کریں، تاکہ وہ مسائل جن کے شائع کرنے میں کوئی امر مانع ہو وہ ڈاک کے ذریعہ بھیجے جا سکیں۔

اگر ان امور کا لحاظ نہ رکھا جائے گا تو ان کا جواب نہیں دیا جائے گا۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

ایمان جاتا رہتا ہے

عمر سعید آفریدی ـــــ آفریدی آباد

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان تمام باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

دین کی کسی ضروری بات کے انکار سے بھی ایمان جاتا رہتا ہے۔

عارفہ کی استانی

عارفہ کی استانی بہت ہنسار میں دین کی باتوں کو یوں سمجھاتی ہیں کہ سب بچے خوشی خوشی سن لیتے ہیں

اس وقت تیمم کا سبق تمہاری ہی سنو!!

اگر پانی جنگل میں ہو اور آس پاس بھیڑیا، شیر، ریچھ، دیوانہ کتا، یا کوئی اور خونخوار جانور بیٹھا ہو۔

اگر بخار ہو یا زخم ہو کہ پانی نقصان کرے

اگر پانی بک رہا ہو اور دام نہ ہوں یا پانی خریدنے سے سفر کا کرایہ کم ہو جائے۔

اگر ایک میل تک پانی نہ ملے

اگر پانی ساتھ ہو اور ڈر ہو کہ راستہ میں پانی نہیں ملے گا۔ اور پیاس کی تکلیف بھی جان لیوا ہوگی

اگر کنواں ہو اور ڈول نہ ہو تو ان سب حالتوں میں تیمم کیا جا سکتا ہے

تیمم کیسے کیا جائے

۱۔ پاک زمین پر ۲۔ پاک ریت پر ۳۔ پاک پتھر پر ۴۔ چونا پر ۵۔ گیرو پر ۶۔ یا ایسے کپڑے پر جس پر مٹی یا ریت بھی ہو۔ مٹی کے ٹھیکرے، مٹی کے گھڑے یا مٹکے پر ۹۔ پکی اینٹ پر ۱۰۔ یا چونے پر جسے گچ بھی کہتے ہیں۔

پہلی بار اپنے دونوں ہاتھ مارے اور منہ پر مل لے۔

دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں کو کہنی تک مل لے۔ پہلی دفعہ دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ، چوڑیاں، کنگن یا اور کوئی زیور ہاتھ میں ہو تو زیور کو ہلا کر مل جانا چاہیے، ناخن برابر بھی جگہ نہ چھوٹے یا تو انگوٹھیاں چھلے اتار کر تیمم کیا جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ جگہ چھوٹے گی نہیں۔

جب مٹی یا ریت پر ہاتھ مارے تو ہاتھ جھاڑ لے۔ پھونک کر کے صورت مل لے۔

تانبے کے برتن، سونے چاندی کے برتن، لکڑی کے تختے اور ایسے کپڑے پر جس پر گرد نہ ہو تیمم نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ان پر اتنی گرد ہو کہ ہاتھ مارنے پر اڑے اور ہتھیلیوں پر لگ جائے تو تیمم ہو جائے گا۔

تیمم کرتے وقت جی میں یہ سوچنا چاہیے کہ میں نماز کے لئے تیمم کرتی ہوں۔

سامان میں پانی موجود ہو اور یاد نہ رہا ہو تیمم سے نماز پڑھنے کے بعد یاد آئے تو وضو کر کے نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں نماز ہو جائے گی۔ ہاں اگر نماز میں یاد آجائے تو نماز توڑ لو۔

نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہو اور پانی تھوڑی دور پر مل جانے کی امید ہو تو پانی سے وضو کر کے قضا نماز پڑھنی چاہیے تیمم نہ کرے لیکن اگر پانی ایک میل سے کم ہو تو تیمم نہ کرے لیکن نماز قضا ہونے کے ڈر سے تیمم کر کے پڑھ لینا چاہیے یا تیمم کر کے پڑھ لینا چاہیے۔ پڑھ لینے میں حرج نہیں ہے۔

اقوال زریں

نسیم شان ـــــ چکیاہ

۱۔ جسے رونے کی توفیق نہ ہو وہ رونے والوں پر کیا رحم کرے گا۔

۲۔ آزمائش جتنی کڑی ہوگی انعام بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا

۳۔ کامیابی ناکامیوں سے گزر کر ہی حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ اتنا نرم نہ بن کر نچوڑ لیا جائے اور نہ اتنا خشک کہ توڑ دیا جائے۔

۵۔ خود کو بدل دو قسمت خود بخود بدل جائے گی۔

۶۔ دوستی کی شیرینی کو ایک دفعہ کی رنجش کی یاد ہمیشہ زہر آلود کرتی ہے۔

ختم نبوت کا اجتماعی مطالعہ

محمد صابر ماڑی خیل۔

جناب یہ رسالہ بہت اچھا لگا ہم تمام طالب علم بڑے شوق سے پڑھتے ہیں اور گھر کی عورتیں بھی لے جاتی ہیں جب عشاء کی آذان ہوتی ہے تو تمام جوان اور چھوٹے چھوٹے بچے بیٹھ کر بڑے شوق سے پڑھتے ہیں خداوند تعالیٰ تمام مسلمانوں کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

معلومات دینی

ساجد جنرل اسٹور ریواڑ ضلع مجکر

۱۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو محرم کی دس تاریخ تھی۔

۲۔ جب آسمان اور زمین کی تخلیق ہوئی تو محرم کی دس تاریخ تھی۔

۳۔ جب زمین پر بارش کا پہلا قطرہ گرا تو محرم کی دس تھی۔

۴۔ جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم غرق ہوئی تو محرم

کی دس تھی۔

۵۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات ملی۔ تو محرم کی دس تھی۔

۶۔ جب حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے تو محرم کی دس تھی۔

۷۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو محرم کی دس تاریخ ہوگی۔

۸۔ قرآن مجید کی واحد سورۃ اخلاص ہے جس میں صرف ایک زیر آتی ہے

۹۔ قرآن پاک میں کل ۱۰۵۰۰۳۰ نقطے ہیں۔

۱۰۔ قرآن مجید میں ۲۵ انبیاء کا نام آتا ہے۔

۱۱۔ قرآن پاک میں ۱۱۴ سورتیں ہیں۔

۱۲۔ قرآن پاک میں ۳۲۳۶۷۰ حرف ہیں۔

۱۳۔ قرآن پاک میں ۱۴ سجدے ہیں۔

۱۴۔ قرآن پاک میں کل ۵۲۲۲۳ زیریں ہیں۔

۱۵۔ سب سے زیادہ احکام اللہ تعالیٰ قرآن کی سورۃ البقرہ میں بیان فرمائے ہیں۔

۱۶۔ ن کا لفظ قرآن پاک میں ۴۹۱۹۰ بار آیا ہے۔

مسواک کی فضیلت

اسماعیل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے۔ وہ بغیر مسواک کے نماز سے فضیلت اور زیادتی ثواب میں ستر حصہ زیادہ ہوتی ہے

فائدہ :- مظاہر حق میں ہے کہ مسواک کرنے کے ستر فائدے ہیں ان میں سے ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد آ جائے گا شفا ہی میں ہے کہ مسواک سوائے موت کے ہر بیماری کے لئے شفا ہے اور مسواک کا عمل پیرا ہونے سے پل صراط پر چلنے میں آسانی ہوگی منہ کی صفائی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتے خوش ہوتے ہیں دانت صاف ہوتے ہیں نگاہ تیز ہوتی ہے مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں۔ کھانا ہضم ہونے میں مدد ملتی ہے معدہ قوی ہوتا ہے۔ بلغم دور ہوتا ہے۔ وغیرہ۔

ڈاکٹری :- اعتبار سے بھی مسواک کے بہت فائدے ہیں مسواک نہ کرنے سے پائیوریا جیسی خطرناک بیماری پیدا ہوتی ہے اور مسواک کی برکت سے اس سے حفاظت ہوتی ہے۔

آواز سن کر مسجد میں نہ جانا :

محمد خالد اعوان ٹھاکر میرا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص آذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے۔ وہیں پڑھ لے تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی

صحابہؓ نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟

ارشاد ہوا کہ مرض ہو یا کوئی خوف ہو

حضرت عمرؓ کی بہادری

ریاض احمد رضا طاہر

حضرت عمرؓ کا ذکر ہی کیا ہے بچہ بچہ ان کی بہادری سے واقف اور شجاعت کا معترف ہے اسلام کے ابتدائی دنوں میں جب مسلمان کمزور حالات میں تھے حضورؐ نے اسلام کی قوت کے واسطے عمرؓ کے مسلمان ہونے کی دعا مانگی جو قبول ہوئی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کعبہ میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھ سکتے تھے جب تک حضرت عمرؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اول اول ہر شخص نے چھپ کر ہجرت کی مگر جب حضرت عمرؓ نے ہجرت کا ارادہ کیا۔ تو کمان ہاتھ میں تھامی۔ اور تلوار گلے میں ڈالی اور بہت سے تیر ساتھ لئے پہلے مسجد میں گئے۔ اطمینان سے نماز پڑھی۔ اس کے بعد کفار کے مجمعوں میں گئے۔ اور فرمایا کہ جس کا دل چاہے کہ اس کی ماں اس کے پیچھے روئے۔ اس کی بیوی رنڈی ہو جائے اس کے بچے یتیم ہو جائیں تو مکہ سے باہر آ کر میرا مقابلہ کرے یہ باتیں الگ الگ جماعتوں کو سنا کر تشریف لے گئے اور کسی بھی شخص کو یہ ہمت نہ پڑی کہ آپؓ سے مقابلہ کرتا اور روکا کرتا

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ اگر ایک عمر اور آ جاتا تو ساری دنیا مسلمان ہوتی۔

بقیہ : قادیانیوں کی کرتوتیں

خان صاحب کے صاحبزادے بشیر شاہین صاحب مرتعبہ کو مرزائیت کے خلاف نئی باتیں سن کر جاتے۔ اور اپنے والد سے جھگڑتے۔ کہ ارتداد سے باز آ کر اسلام قبول کرو گزشتہ ایک سال سے رسالہ ختم نبوت بھی چناری میں پہنچنا شروع ہو گیا۔

رسالہ کے پڑھنے سے علاقہ کے مسلمان کو مرزائیت اور مرزائیوں کے تفصیلی عزائم سے باخبر ہوئے۔ آخر ختم نبوت کے جلی شماروں نے توحید چوک چناری میں بینر لگا دیئے جن پر جلی حروف میں تحریر تھا کہ مرزائی مرتد ہیں۔ کافر ہیں۔ ان سے سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان تمام کاموں میں جناب راجہ فرید خان راجہ برٹ ہاؤس والے مولانا عزیز اللہ صاحب پیش پیش تھے بالآخر جناب بشیر شاہین صاحب اور مولانا الیاس صاحب کی محنت رنگ لائی۔ اور اللہ نے جناب نجیب اللہ خان صاحب کو مرزائیت سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی چناری کی جامع مسجد حاضر ہو حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا۔

مرزا غلام قادیانی پر مرزا بشیر الدین محمود پر مرزا ناصر پر مرزا طاہر پر حکیم نورالدین پر۔ اور دیگر مرزائیوں کے گروں پر اور اس کی تمام ذریت پر لعنت بھیجی۔ اب پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔

نماز مسجد چناری میں حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے اقتداء میں ادا کرتے ہیں۔ اور اکثر وقت ان کی مجلس میں گزارتے ہیں۔ چناری تحریک ختم نبوت مظفر آباد کے تمام طلباء۔ عوام و علماء نجیب علی خان صاحب کو بھی اور ختم نبوت کے کاروان کو بھی مبارکباد پیش کی ہے۔ اللہ نجیب علی صاحب کو استقامت اور کاروان ختم نبوت کو ترقی نصیب فرمائے۔

اخبار ختم نبوت

کراچی میں
ایک مفرور سزا یافتہ قادیانی جعلساز کی گرفتاری

گزشتہ ہفتے کوئٹہ مارشل لا عدالت سے سزا یافتہ ایک شخص خالد سیف اللہ کو اینٹی کرپشن کوئٹہ کے انسپکٹر عبد المجید مندوخیل نے ملیر شہر سے گرفتار کرلیا۔ یہ شخص قادیانی ہے جسے جعل سازی دھوکہ فراڈ اور خورد برد کے جرم میں کوئٹہ مارشل لا کی ایک عدالت نے ایک سال قید اور ایک لاکھ روپیہ جرمانہ کیا ایسے ہی اس پر کچھ اور کیس بھی تھے لیکن وہ کوئٹہ سے بھاگ کر کراچی آگیا اور ملیر شہر میں ظفر ہسپتال کے نام سے ایک ہسپتال اور کلینک کھول لیا حالانکہ اس جعل ساز قادیانی کے پاس ڈاکٹری کی کوئی سند نہیں تھی پھر بھی وہ خود کو کیپٹن ڈاکٹر خالد سیف اللہ کے نام سے سادہ لوح اور غریب عوام کی صحت سے کھیلتا رہا ایک اور گھناؤنا کردار اس کا یہ بھی سامنے آیا ہے کہ یہ قادیانی جعل ساز مبینہ طور پر سادہ لوح لڑکیوں سے نکاح نامے پر دستخط کرا کے نہیں بلیک میل کرتا تھا کوئٹہ میں بھی اس نے یہ گھناؤنا کاروبار شروع کیا لیکن وہاں کے غیور مسلمانوں کو اس کی جعل سازیوں اور شیطانی کردار کا علم ہو گیا تو وہ کراچی بھاگ آیا یہاں بھی اس نے یہی دھندہ شروع کردیا ملیر کے ایک شخص وحید الدین نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ یہ جعل ساز قادیانی میری ہمشیرہ کے مکان میں کرایہ دار کی حیثیت سے ۱۹۸۲ء سے ظفر ہسپتال چلا رہا تھا ۱۹۸۶ء میں کرایہ نہ دینے پر تنازعہ شروع ہوا اس قادیانی جعل ساز نے دکان پر قبضہ کرنے کی منصوبہ بندی شروع کردی چونکہ میں اس کیس میں اپنی ہمشیرہ کی مدد کر رہا تھا اس وجہ سے وہ میرا دشمن بن گیا اور مجھے اور میرے رشتہ داروں کو مختلف طریقوں سے پریشان کرنا شروع کردیا جن میں سے اس کی ایک واردات یہ بھی تھی کہ میری لڑکی نفیس ناظمہ جو علامہ اقبال کالج میں بی اے کی طالبہ ہے راستے میں آتے جاتے تعاقب شروع کردیا آخر ایک دن ڈرا دھمکا کر ایک ہوٹل کے کیبن میں لے گیا اور نکاح نامے کے فارم اور ایک سادہ فارم پر دستخط کرالئے بعد ازاں اس نے نفیس ناظمہ اور میرے خاندان والوں کو ہراساں کرنا شروع کردیا ۲۷ اور ۲۸ اپریل کو چند غنڈوں کے ساتھ مسلح ہو کر میرے گھر میں گھس گیا اور نفیس ناظمہ کو زبردستی اغوا کرنے کی کوشش کی جس کو محلے کے غیور لوگوں نے ناکام بنا دیا اس جعل ساز قادیانی نے ملیر سٹی تھانہ میں ان کے خلاف بھی ایف آئی آر کٹوا دی۔ دریں اثنا کوئٹہ سے ہمارے نمائندے کے مطابق مذکورہ جعل ساز قادیانی محکمہ تعلیم ریلوے گرلز سکول میں جونیئر کلرک کی حیثیت سے ملازم تھا جہاں اس نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے کافی رقم ہضم کرلی تاکہ اپنی گذر اوقات بھی ہو اور قادیانی جماعت کے مرکزی خزانہ میں بھی کافی رقم پہنچ جائے اس کے خلاف کوئٹہ اینٹی کرپشن نے تین مقدمات درج کرائے وارنٹ گرفتاری جاری ہونے پر یہ جعل ساز قادیانی وہاں سے غائب ہوگیا سمری ملٹری کورٹ نمبر ۲ کوئٹہ نے اسے ایک سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا یہ جعل ساز لیڈی ڈفرن ہسپتال کوئٹہ میں بھی ہیڈ کلرک رہا جہاں اس نے بدعنوانیاں کیں جن کی وجہ سے اس کے خلاف بدعنوانی خورد برد کے چار مقدمات قائم ہوئے جن کی وجہ سے یہ بھاگ کر کراچی آگیا کراچی کی قادیانی جماعت نے اس پیشہ ور جعل ساز کو پناہ دی اپنی جماعت کی سرپرستی میں اس نے یہاں بھی یہی دھندہ شروع کر دیا بالآخر کوئٹہ پولیس کو اس جعل ساز کی مخبری ہوگئی کوئٹہ اینٹی کرپشن کے انسپکٹر عبد المجید مندوخیل کی قیادت میں ایک ٹیم کراچی پہنچی جس نے منصوبہ بندی کے تحت اس جعل ساز کو عین اس وقت گرفتار کرلیا جب وہ اپنے جعلی ہسپتال میں جعلی ڈاکٹر بن کر سادہ لوح مریضوں سے دولت بٹورنے میں مصروف تھا اب اسے پولیس ٹیم کوئٹہ لے گئی ہے سنا ہے کہ اس جعل ساز قادیانی کی رہائی کے لئے بڑے بڑے قادیانی افسروں نے جدوجہد تیز کردی ہے جب وہ کراچی حوالات میں بند تھا تو کچھ قادیانی اس کی ملاقات کے لئے بھی آتے رہے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کا ایک بھائی کوئٹہ ہوم سیکرٹری کے دفتر میں اہم عہدہ پر فائز ہے جو اسے بچانے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے

ڈائریکٹر تعلیم سکولز بہاول پور کیلئے لمحۂ فکریہ

بہاولپور عباسیہ ہائی سکول میں ایک عرصہ سے قادیانی ٹیچر عبداللطیف اعوان، شبیر احمد مسلط چلے آرہے ہیں گذشتہ سالوں کی رپورٹ ان کی انتہائی قابل اعتراض رہی ہے جب ملک بھر میں قادیانیوں نے کلمہ مہم شروع کی تو یہ دونوں ٹیچر سکول میں "کلمہ طیبہ" کا بیج لگا کر آئے جس کی رپورٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اس وقت کے اے ایس پی اور تھانہ سول لائنز کے انچارج کو دی دونوں کو تھانہ طلب کیا گیا اور ان سے تحریری معذرت لی گئی یہ دونوں ہیڈ ماسٹر محمد زبیر کے چہیتے ہیں گذشتہ سے پیوستہ سال انچارج امتحانات بنایا گیا جس سے عبداللطیف اعوان ٹیچر خوب کمائی کی

ربوہ میں صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ کے پریس ریلیز کے مطابق مولانا خدا بخش صاحب خطیب ربوہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ربوہ شہر میں قادیانی صدارتی آرڈیننس کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں قادیانیوں نے اپنے مکانوں، دکانوں اور عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات واضح اور جلی حروف میں لکھ رکھے ہیں اور یہ قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے اور قادیانیوں کا یہ عمل خلاف اسلام کھلی تبلیغ ہے جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں مولانا صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ صدارتی آرڈیننس امتناع قادیانیت پر فوری عمل درآمد کرایا جائے اور کلمہ طیبہ و قرآنی آیات کو محفوظ کیا جائے بصورت دیگر حالات کی تمام تر ذمہ داری مقامی انتظامیہ اور مرزائیوں پر ہوگی۔

ہارون آباد میں "ختم نبوت انٹرنیشنل"
مولانا محمد عارف اکمل مدرسہ تعلیم القرآن ریلوے مسجد سے حاصل کریں۔

چک ۹۱ جنوبی سرگودھا میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

شبان ختم نبوت سرگودھا کے ستر نوجوانوں کا قافلہ نعروں کی گونج میں کانفرنس میں شریک ہوا

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) چک نمبر ۹۱ جنوبی سرگودھا میں شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے سرگودھا سے شبان ختم نبوت کے نوجوانوں کا ستر نوجوانوں کا قافلہ مولانا اللہ وسایا صاحب شاہین ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی اور حاجی محمد خالد صاحب کی قیادت میں نعرۂ تکبیر اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں چک مذکور پہنچا اس چک میں ایک قادیانی میاں محمد لون نے اسلام دشمن اور مسلم دشمن سرگرمیاں شروع کر رکھی تھیں بہت سے سادہ لوح مسلمان بھی اس کے دام تزویر میں پھنس چکے تھے اس صورت حال کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں میں خوف و ہراس پایا جاتا تھا چنانچہ وہاں کے کچھ مسلمانوں نے اس صورت حال سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے ممتاز راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اکرم طوفانی کو آگاہ کیا انہوں نے مرکز کے مشورہ سے ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا پروگرام کے مطابق زوردار کانفرنس منعقد ہوئی مولانا اللہ وسایا اور مولانا طوفانی نے قادیانیت کا خوب پوسٹ مارٹم کیا، وہاں کے عوام پر قادیانیت کی اصلی حقیقت واضح ہوئی اور انہوں نے یقین دلایا کہ آئندہ ہم قادیانی بائیکاٹ اور قادیانیوں سے کسی قسم کا لین دین اور تعلقات نہیں رکھیں گے، مولانا اللہ وسایا اور مولانا طوفانی نے حکومت سے کہا ہے کہ قادیانی سرگودھا کے چک ۹۱ میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی کھلی خلاف ورزی کر رہے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ آرڈی نینس پر فوراً عملدرآمد کرایا جائے ورنہ موجودہ صورت حال کی وجہ سے حالات خراب ہوئے تو اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

وزیر اعظم کے مسلمان ہونے کی شرط ختم کرنا افسوسناک ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے راہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے مسلم لیگی حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ ملک کو فساد کے راستے پر نہ ڈالے وزیر اعظم کے مسلمان ہونے کی شرط آرٹیکل ۹۱ شق ۳ کو فوراً بحال کر کے پاکستان کے مسلمانوں کو مطمئن کرے انہوں نے حکمرانوں کو خبردار کیا کہ ختم نبوت کے معاملے میں کسی قسم کی مداخلت ناقابل برداشت ہے۔ موجودہ شرط کو ختم کر کے ملک کو ۱۹۵۳ء کے فساد کے راستے پر ڈالا جا رہا ہے مرزائیوں کی سرپرستی کرنے کی اندرونِ پردہ کوشش کی جا رہی ہے جسے ختم نبوت کے جیالے کارکن ناکام بنا دینے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

اخبار ختم نبوت

قادیانی جارحیت کا مکمل سدباب کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ کے پریس ریلیز کے مطابق خطیب ربوہ مولانا خدا بخش صاحب اور مولانا محمد طفیل ارشد نے ایک ہنگامی اجلاس میں جارحانہ قادیانی عزائم کا مکمل سدباب کیا جائے اور محمدیہ مسجد ربوہ کے امام حافظ محمد یوسف پر قاتلانہ حملہ کے قادیانی ملزموں اور سیالکوٹ قتل کیس کے قادیانی ملزموں کے خلاف سپیشل عدالتوں میں کیس چلائے جائیں اور یہ بھی حکومت سے مطالبہ کیا کہ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے دو قادیانی پروفیسروں ولی محمد ساحر قادیانی اور نصیر احمد بشیر قادیانی کے خلاف دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت مقدمات درج کئے جائیں اور انہیں فوری طور پر معطل کیا جائے، کیونکہ یہ دونوں پروفیسر میڈیکل کالج میں تبلیغ کرتے ہیں اور قادیانیت کا خلاف اسلام لٹریچر تقسیم کرتے ہیں انہوں نے اپنے بیان میں حکومت کو خبردار کیا کہ اگر ان امور کی طرف فوری توجہ نہ دی گئی تو نقص امن کی تمام تر ذمہ داری مقامی انتظامیہ اور مرزائیوں پر ہوگی۔

سنٹرل ملز کورنگی پر قادیانیوں کی یلغار

کورنگی (نامہ نگار) سنٹرل ملز کورنگی میں جب سے چوہدری نعمت اللہ قادیانی جنرل منیجر کے عہدہ پر فائز ہوا۔ اس دن سے یہ مل قادیانیوں کی سازشوں کا مرکز بن گئی ہے قادیانی جنرل منیجر نے مسلمان انتظامیہ کو پریشان کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہاں کے ملازمین سخت پریشانی میں ہیں آئے دن جھوٹے اور غلط منصوبے بنا کر مسلمان افسروں کو برطرف کرکے قادیانی افسران اس مل میں بھرتی کرنا اس کا محبوب مشغلہ ہے جس سے کورنگی کے مسلمانوں میں شدید اشتعال پھیلا ہوا ہے۔ سنٹرل ملز کورنگی پر قادیانیت کی یلغار دینی حلقوں کے لئے بھی ایک خطرہ کا الارم ہے، یہاں کے دینی حلقے قادیانی جنرل ملز کی اس شرارت کو اسلامیان کورنگی اور صوبہ سندھ کے لئے شدید خطرہ کا باعث قرار دے رہے ہیں کہ اس کی ان نامعقول حرکتوں اور قادیانیت پروری سے کسی وقت کوئی حادثہ رونما ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ملز کی انتظامیہ اور حکومتی اداروں کو فوری طور پر اس شدید پریشان کن امر کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے، ورنہ حالات کسی وقت بھی نازک رخ اختیار کر سکتے ہیں۔

باغ و بہار میں ایک قادیانی طالب علم کو مسجد سے نکال دیا گیا

گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول باغ و بہار میں رفاقت نامی ایک قادیانی لڑکا زیر تعلیم ہے جیسا کہ مرزائیوں کی عادت ہوتی ہے کہ خود کو کبھی غیر مسلم ظاہر نہیں ہونے دیتے، اور مسلمانوں میں اس طرح گھل مل کر رہتے ہیں کہ کسی کو خبر تک نہیں ہوتی اسی طرح مذکورہ طالب علم بھی مسلمان بچوں کے ساتھ اکٹھا رہتا تھا دریں اثنا مسلمان طلباء کو کسی نہ کسی طرح علم ہو گیا کہ رفاقت مرزائی ہے۔ چنانچہ انہوں نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے اسے فوری طور پر مسجد سے نکال دیا اور پورے سکول کے طلباء نے اس کا بائیکاٹ شروع کر دیا۔

باغ و بہار میں ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل ملنے کا پتہ لور محمد شاد آف حلیم کالونی باغ و بہار سے حاصل کریں۔ رسالہ کی تقسیم کا معقول انتظام کیا گیا ہے۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس (ایم اے)

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھو الشافی ــــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب: موسم گرما ۷ تا ۲ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء — موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء — جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے، نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۲۵

مفتی بہاول پور حضرت مولانا غلام فرید کی وفات

حضرت مولانا مفتی غلام فرید بہاولپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جامعہ عباسیہ (جو ناجامعہ عباسیہ) جناب محمد صادق خان عباسی کے حکم پر سرزمین بہاولپور میں قائم کیا گیا تھا۔ جس میں اپنے وقت کے مایہ ناز اور قابل صد افتخار علمائے کرام قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتے تھے) کے قابل قدر فرزند تھے اور جامعہ عباسیہ ہی سے سند فراغت حاصل کی تھی مرحوم طلباء اور بڑے خوش انسان تھے، پوری زندگی تعلیم و تبلیغ دین میں صرف کر دی۔ آپ نے جامعہ عباسیہ کے ممتاز علمائے کرام شیخ الجامعہ حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی، حضرت مولانا احمد۔ اوف بہاولپوری، حضرت مولانا عبید اللہ بہاولپوری، مولانا فاروق احمد انصاری و دیگر اساتذہ کرام سے اکتساب علم کیا تھا ایک عرصہ تک جامعہ عباسیہ اور اب اسلامیہ یونیورسٹی کے فقہ کے استاذ رہے، اور مفتی شہر ہونے کی حیثیت سے آپ کے قلم سے ہزاروں مسائل وفتاویٰ سپرد قرطاس ہوئے۔ آپ نے پندرہ برس تک تقریباً مسلسل بہاولپور کے "محلہ نواباں" کی جامع مسجد میں درس قرآن دیا، گرمی ہو یا سردی، بارش ہو یا آندھی ہر روز صبح کی نماز محلہ نواباں میں ادا فرماتے اور اپنے فاضلانہ خطاب سے سامعین کو مسرور کرتے۔ ان سے یوں تو میری بیسیوں ملاقاتیں ہوئی اور مختلف مسائل پر آپ کے علم و تجربہ سے استفادہ کیا، لیکن ایک اہم فتویٰ جو آپ نے لکھوایا وہ تھا قادیانی مردہ کا مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جانا۔ ہوا یوں کہ آج سے چار پانچ سال قبل ایک قادیانی "احمد بخش" کو کچھ قادیانیوں نے دجل و ابلیس سے کام لیتے ہوئے بہاولپور کے قدیمی قبرستان "ملوک شاہ" میں دفن کر دیا، جب کارکنان ختم نبوت کو علم ہوا تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے علمائے شہر کا اجلاس بلایا جس میں حضرت مفتی غلام فرید صاحب بھی شریک ہوئے شواہد و براہین سے جب ثابت ہو گیا کہ وہ مردود قادیانی تھا، تو علمائے شہر کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جس نے کافی دیر سوچ و بچار کے بعد دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ مرتد کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں جائز نہیں بلکہ اس کے لئے گڑھا کھود کر اسے ایسے ڈالا جائے جیسے کتے کو ڈالا جاتا ہے مفتی صاحب مرحوم نے فتویٰ دیا کہ اس مردود کو قبرستان سے نکالا جائے بصورت دیگر یہ مسئلہ تحریک کی شکل اختیار کرے گا تو مجبوراً انتظامیہ نے اسے نکلوایا، غالباً پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا مردہ تھا جو بہاولپور میں مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا گیا، بہرحال مفتی صاحب کی خدمات ایک عرصہ تک یاد رکھی جائیں گی، آپ کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے شہر میں پھیل گئی، ہزاروں مسلمانوں نے اپنے شہر کے مفتی کا آخر دیدار کیا اور تابوت کو کندھا دیا، آپ کی نماز جنازہ تبلیغی جماعت کے مقتدر راہنما حضرت مولانا محمد احمد انصاری مدظلہ نے پڑھائی۔

(محمد اسماعیل شجاع آبادی)

تعزیتی بیان

بہاول پور، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں الحاج محمد ذکر اللہ، الحاج سیف الرحمٰن، حاجی عمر دین، جناب عبد الرحمٰن انصاری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، چوہدری محمد علیم، محمد ریاض چغتائی، حافظ عبد الحمید نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مفتی شہر حضرت مولانا مفتی غلام فرید بہاولپوری کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مفتی صاحب مرحوم کی وفات سے بہاولپور ایک جید عالم دین، فقیہ، مفتی شہر کے وجود سے محروم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مفتی صاحب کی وفات ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مذکورہ بالا راہنماؤں نے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

بہاول پور میں ڈکیتی پر اظہار افسوس

گذشتہ ماہ بہاول پور میں صرافہ بازار کی ایک بڑی دوکان "حافظ علیم جیولرز" پر مغرب کی نماز کے بعد تین مسلح افراد حملہ آور ہوئے، دوکان میں موجود حافظ اللہ بچایا سابق صدر صرافہ ایسوسی ایشن بہاول پور اور کاریگروں کو باہر نکال کر دوکان میں موجود سونا چاندی، زیورات، ہیرے و جواہرات وغیرہ جو تقریباً اٹھ دس لاکھ کی مالیت کے ہوں گے، لے گئے عرصہ دراز کے بعد بہاول پور میں بڑی ڈکیتی تھی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حاجی سیف الرحمٰن، عبد الرحمان انصاری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، چوہدری محمد علیم، حاجی عمر دین نے اس پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا اور مقامی انتظامیہ سے پر زور مطالبہ کیا کہ ڈاکوؤں کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اور آئندہ اس کے سدباب کا معقول انتظام کیا جائے۔

گورنمنٹ کالج اٹک میں طلبہ تحفظ ختم نبوت کا قیام

گورنمنٹ ڈگری کالج اٹک شہر میں مرزائیوں کی سرگرمیوں کے مد نظر طلباء تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا اس سلسلے میں باقاعدہ ایک اجلاس رکھا گیا، اجلاس کا انعقاد ہوٹل میں ہال میں ہوا اجلاس میں کالج کے تمام طلباء کو دعوت دی گئی۔ نوجوانوں کے جذبات کی ترجمانی کے لئے نوجوان طالب علم مقررین کو دوسرے شہروں سے دعوت دی گئی، جن میں سرگودھا سے خالد جاوید صاحب اور لالہ موسیٰ سے شہزادہ خلیل صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ختم نبوت کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ یہ اجلاس مبلغ ختم نبوت مولانا عبد الرؤف اسلام آبادی صاحب کی زیر صدارت ہوا، آخر میں سٹیج سیکرٹری جناب مقصود الٰہی صاحب نے اس تنظیم کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ تمام ملک کے نوجوان طلبا ختم نبوت کے سٹیج پر ایک ہو جائیں چاہے وہ کسی بھی تنظیم سے منسلک کیوں نہ ہوں، اسی طرح جناب مقصود الٰہی صاحب نے کالج کی طلباء تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران کے نام پڑھ کر سنائے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔ صدر فرخ صدیقی، نائب صدر ڈاکٹر محمد یسین، جنرل سیکرٹری طاہر رضوان ملک، جائنٹ سیکرٹری راجہ ذوالفقار احمد۔

بقیہ: آپ کے مسائل

ج: آپ کے خط سے ۔۔۔ بحق تعالیٰ شانہٗ اپنے خزانۂ غیب سے آپ کی مدد فرمائے۔ آپ صبح کو ۱۱ بار سورۃ مزمل اور پانچوں وقت کی نماز کے بعد سورۃ الم نشرح تین بار پڑھ کر دعا کیا کریں۔ گھر کے دیگر تمام افراد کو بھی تاکید کر دیں کہ روزانہ ڈھائی ہزار بار "یا مزمل" کا ورد کیا کریں۔ ۔۔۔ آپ کسی انسان سے نہ مانگیں، اللہ تعالیٰ کے خزانے سے مدد ملے گی۔

آمدنی جائز ہے

سائل: عبدالجلیل

سوال: ایک شخص انگریزوں کی طرف سے پہلی جنگ عظیم میں فوج میں لڑ رہا تھا۔ انگریزوں نے فتح حاصل کی اور لڑائی ختم ہوئی۔ وہ جانے کے لئے تیار رہا تھا اسی دوران اس کو ایک تیر لگا اور وہ فوت ہوگیا۔ اس کی بیوی کو انعام کے طور پر کچھ زمین ملی۔ اس کی بیوی نے اس زمین کو اپنے دیوروں کے ساتھ تقسیم کرلی اور ایک دیور کے ساتھ نکاح بھی کرلیا۔ اس دیور کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں ہوگئیں دونوں لڑکیاں موجود ہیں اور ان کی والدہ مرحومہ تقریباً چالیس سال پہلے فوت ہوگئیں۔ ایک لڑکی پوچھتی ہے کہ اس انعامی زمین میں آمدنی ہمارے لیے جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہ ہو تو اب اس زمین کا کیا مصرف ہے؟ جو حکم شرع ہو اس سے مطلع فرمائیں۔ واجرکم علی اللہ۔

ج: آمدنی جائز ہے۔

بقیہ: نظام عدل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک مسلمان حاضر ہوا اور اس نے باآواز بلند کہا، یا رسول اللہ میں زنا کر بیٹھا ہوں مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے یہ سن کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، وہ شخص پھر سامنے آیا اور کہا اے اللہ کے رسول مجھ سے زنا کا جرم سرزد ہوگیا ہے، تو آپ نے اسے قریب بلا کر دریافت کیا۔ کیا تم دیوانے ہو اس نے کہا نہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم شادی شدہ ہو اس نے اثبات میں جواب دیا، یہ سن کر آپ نے صحابہ کو حکم دیا، اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو (بخاری، مسلم)

بقیہ: معجزات

فرمایا کہ زید تم اس بیماری سے اچھے ہو جاؤ گے۔ لیکن اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب تم میرے بعد زندہ رہو گے اور اندھے ہو جاؤ گے۔

زید ابن ارقمؓ نے عرض کیا کہ میں صبر کرکے ثواب کی آرزو رکھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو گے تو بغیر حساب کتاب کے جنت میں جاؤ گے۔

زیدؓ کے بڑے بیٹے انیسہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید ابن ارقمؓ اندھے ہوگئے تھے۔ پھر بہت زمانہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھیں دوبارہ اچھی کر دیں، اور پھر ان کا انتقال ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی بھی صادق آئی۔ جس بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیدؓ کی عیادت کو گئے تھے، اس سے اچھا ہونا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کا نابینا ہونا، یہ سب آپ کی پیش گوئی کے موافق پیش آیا۔

بقیہ: صلہ رحمی

فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم ط

اور اس کے بعد یہ دعا کرے کہ "یا اللہ اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے" اس نے والدین کا حق ادا کر دیا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی اگر کوئی نفلی صدقہ کرے تو اس میں کیا حرج ہے کہ اس کا ثواب اپنے والدین کو بخش دیا کرے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں کہ اس صورت میں ان کو ثواب پہنچ جائے گا اور صدقہ کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی (کنز)

اس حدیث شریف کے موافق کچھ کرنا بھی نہیں پڑتا، جو جو کچھ بھی کسی موقعہ پر خرچ کیا جائے اس کا ثواب اپنے والدین کو پہنچا دیا کرے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں اس پاک ذات کی قسم جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حق بات کے ساتھ بھیجا ہے، یہ اللہ کے پاک کلام میں ہے کہ جو شخص تیرے باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہو تو اس کے ساتھ قطع رحمی نہ کر۔ اس سے تیرا نور جاتا رہے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو اپنے والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کرے اس کی مغفرت کی جائے گی اور وہ فرمانبرداروں میں شمار ہوگا۔

اوزاعیؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے والدین کی زندگی میں نافرمان ہو پھر ان کے انتقال کے بعد ان کے لیے استغفار کرے، اگر ان کے ذمہ قرض ہو تو اس کو ادا کرے اور ان کو برا نہ کہے تو وہ فرمانبرداروں میں شمار ہو جاتا ہے اور جو شخص والدین کی زندگی میں فرمانبردار تھا لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کو برا بھلا کہتا ہے، ان کا قرض بھی ادا نہیں کرتا۔ ان کے لیے استغفار بھی نہیں کرتا وہ نافرمان شمار ہو جاتا ہے (درمنثور)

بقیہ: اداریہ

ہے ۔ چنانچہ بعض عرب ممالک نے جو قادیانیت کی اصل حقیقت سے ناآشنا تھے۔ مبارکباد کا تار صدر پاکستان کو بھیجنے کے بجائے مرزا محمود کو بھیجا۔ اس نے یہ تاثر دیکر ایک طرف پاکستان کو بدنام کیا تو دوسری طرف عرب ممالک میں قادیانی مبلغوں اور مشنریوں کے داخل ہونے کی راہ ہموار کی۔ جس سے قادیانیوں نے خاطرخواہ فائدہ اٹھایا۔ عرب ممالک پر قادیانیوں کی اصل حقیقت ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے فیصلے اور پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف چلنے والی تحریک کے بعد منکشف ہوئی۔ اب اکثر عرب ممالک میں ان کا داخلہ بند ہے

اس وقت کی پاکستان حکومت نے اس بات کا کوئی نوٹس نہیں لیا کہ آخر عربوں کی طرف سے مبارک باد کے تار مرزا محمود کے نام کیوں آئے اور یہ کہ قادیانیوں نے ملک کے اندر ایک الگ حکومت کیوں قائم کر رکھی ہے۔

بعد ازاں ۱۹۵۳ء میں چوہدری مذکور کو وزارت خارجہ سے ہٹانے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے زبردست تحریک چلی اس وقت بھی لیگ حکمران تھی لیکن لیگی حکمرانوں نے اسے سختی کے ساتھ کچلتے ہوئے دس ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا یہ مسلم لیگ کے ماتھے پر ایسا بدنما داغ ہے جو اس وقت تک نہیں مٹ سکا اب تک مسلم لیگ اپنے سابقہ گناہوں کی تلافی نہیں کر سکی اور تلافی کی یہی ایک صورت ہے کہ وزیراعظم اور ان کی مسلم لیگ یہ دعوے کرکے کہ پاکستان مسلم لیگ سے بڑا نظام مصطفیٰ کا علمبردار کوئی نہیں" عوام کو بے وقوف بنانے کی کوشش نہ کرے بلکہ اسلامی نظام کے نفاذ کے دعوے کو عملی جامہ پہنانے اور جتنے بھی اہم عہدوں پر ملحد بے دین یا قادیانی زندیق موجود ہیں انہیں فوراً برطرف کیا جائے۔ کیونکہ ملک کی ترقی اور اسلامی نظام کے راستے میں یہی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

سوم آنے والی نعت

ناموسِ رسول ﷺ

تنویر پھول ایم اے

نبیؐ کی عزت و حرمت پر مرنا عین ایماں ہے مٹے حُبِّ نبیؐ سے دل کو بھرنا عین ایماں ہے
جو گستاخی کرے شانِ محمدؐ میں کوئی ظالم مثالِ ضیغمِ صحرا بپھرنا عین ایماں ہے
نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سرِ مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

خدا کا آخری پیغام لے کر ہیں وہی آئے! ہوئیں سب ظلمتیں کافور جب تشریف وہ لائے
غریبوں، بے کسوں اور بے نواؤں کے وہ حامی ہیں جہاں میں آپؐ نے ہی رحمتوں کے پھول برسائے
نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سرِ مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

وہ سردارِ رسولاں ہیں شفیع المذنبین وہؐ ہیں نبی وہ آخری ہیں اور ختم المرسلیں وہؐ ہیں
جو بعد اُنؐ کے نبوت کا کرے دعویٰ وہ کاذب ہے خدا ہے رب عالم، رحمۃ اللعالمیں وہؐ ہیں
نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سرِ مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

فنا عشق محمدؐ میں ہوئے ہیں جان و دل سے ہم نبیؐ کے عشق میں سولی پہ چڑھنے کا نہیں کچھ غم
نہیں خائف ذرا دار و رسن سے اُن کے متوالے لٹائیں جان اُنؐ پر، یہ ہوس ہوتی نہیں ہے کم
نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سرِ مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

خبیبؓ عالی ہمت نے لٹائی جان یوں اُن پر جو دیکھا جذبۂ حُبِّ نبیؐ کافر تھے سب ششدر
چڑھے سولی پہ اور شاہِ مدینہ پر ہوئے قرباں نبیؐ کے عشق میں پکے ہیں سب اصحاب پیغمبرؐ
نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سرِ مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

ارے ناداں! ہمیں دار و رسن سے کیوں ڈراتا ہے نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا ہم کو آتا ہے
ہیں سودائی محمدؐ کے، بپا ہم حشر کر دیں گے ہر اک شیطان اور کذاب ہم سے خوف کھاتا ہے
نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سرِ مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

خدا کے فضل سے ہم اُمتِ شاہِ مدینہ ہیں ہمارے دل اسیرِ اُلفتِ شاہِ مدینہ ہیں
ہمیں آتا ہے مرنا پھول ناموسِ رسالت پر کہ ہم ہی پاسبانِ عظمتِ شاہِ مدینہ ہیں
نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سرِ مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جامعہ حمادیہ منزل گاہ سکھر کی

49 ویں سالانہ دستارِ فضیلت کانفرنس

۱۱ مارچ ۱۹۸۸ء بمطابق ۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ بروز جمعۃ المبارک

زیر سرپرستی
مرشد الموحدین حضرت مولانا الحاج
محمود اسعد صاحب دامت برکاتہم
ایمی شریف

مہمان خصوصی
قائد جمعیت
حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب
دامت برکاتہم

زیر صدارت
مفکر ملت حضرت مولانا
عبدالکریم صاحب قریشی دامت برکاتہم
بیر شریف

○ حضرت مولانا نور محمد صاحب بجاولی، امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ ○ حضرت مولانا محمد عالم صاحب، جار پھوڑ
○ جناب الحاج میر صبیح صادق خان کھوسہ کندھکوٹ ○ حضرت مولانا سید سراج احمد شاہ امروٹی درگاہ امروٹ شریف ○ حضرت
مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر پشاور ○ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان صاحب، بنوری ٹاؤن کراچی ○ حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب،
جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ○ حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم ○ حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری
○ حضرت مولانا محمد صدیق شاہ صاحب قلات ○ حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاری سکھر ○ حضرت مولانا غلام سرور
صاحب کوئٹہ ○ حضرت مولانا غلام قادر صاحب شکارپور ○ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب قاسمی سجاول ○ حضرت مولانا
قاری محمد اسماعیل صاحب سکھر ○ حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب سکھر ○ جناب ڈاکٹر خالد محمود صاحب لاڑکانہ ○ حضرت
مولانا عبدالحمید صاحب ٹنڈو سیہتا بجہ ○ حضرت مولانا محمد انور سکھر ○ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی پنو عاقل ○ حضرت
مولانا میر محمد صاحب میرک ○ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رند ○ شیخ القراء قاری محمد علی مدنی شکارپور ○ نعت خواں:
الحاج اسداللہ کلھوڑہ جناب محمد عیوض بطین ۔

نوٹ: آخری نشست ۹ بجے شب ۱۰ فارغ التحصیل فضلاء
اور ۹ حفاظ کرام کی دستار بندی کی تقریب ہوگی۔

الداعی - اراکین جامعہ حمادیہ (مظہر العلوم) منزل گاہ سکھر، پوسٹ بکس نمبر ۵
فون نمبر: ۸۲۴۴۲